عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

5

جمادی الاول

۱۴۱۹ھ

ستمبر

۱۹۹۸ء

ماہنامہ

لولاک

ملتان

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ ۲/۵ ۳۵

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہم

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زپرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

مرزا طاہر کے بلند بانگ دعوے — اداریہ — ۳

قادیانی شبہات کے جوابات — ادارہ — ۹

خطبہ صدارت ختم نبوت کانفرنس دہلی — حضرت مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہ — ۱۳

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری — صاحبزادہ طارق محمود صاحب — ۲۱

العرف الوردی فی اخبار المہدی — قسط نمبر ۳ — ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین صاحب — ۲۹

فرقہ ناجیہ کون ہے؟ — حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری — ۳۷

نادان ہو آگ کو جو قباء میں چھپاؤ تم — علامہ ابو ٹیپو الازہری صاحب — ۴۳

مکافات عمل — ایڈیٹر کے قلم سے — ۴۷

جماعتی سرگرمیاں — ادارہ — ۵۰

تبصرہ کتب — ادارہ — ۵۶

اداریہ

مرزا طاہر کے بلند بانگ دعوے

ے اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکائیت

قادیانی جماعت کے مغرور سربراہ مرزا طاہر نے لندن کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کہا کہ انہوں نے سو برس پہلے جو الہامات بتائے تھے وہ آج پورے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مرزا صاحب کے حسب ذیل الہام پیش کئے۔

☆ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچادوں گا۔ "

☆ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت حاصل کریں گے۔ "

☆ "احمدیت کے مخالفین کے لئے عبرتناک نشان ظاہر ہوں گے۔ "

الہامات کے علاوہ مرزا طاہر نے اعداد و شمار کی روشنی میں اپنی مذہبی ترقی اور حسن کارکردگی کا دلفریب نقشہ کچھ اس انداز میں پیش کیا ہے۔

☆ "ہر سال جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا سال ثابت ہوا۔ "

☆ "۵۰ لاکھ سے زائد افراد نے امسال اسلام قبول کیا۔ "

☆ "دنیا کی ۵۲ زبانوں میں قرآن کریم شائع ہوا۔ "

☆ "دس بڑے افریقی ممالک میں طبی مراکز سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ بوسنیا اور افریقہ میں تینوں امداد پہنچائی گئی۔ "

☆ "۲۰۶۴ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ "

☆ "۱۸۹۴ مقامات پر احمدیت مستحکم ہو چکی ہے۔ "

☆ "بعض عبادت گاہوں میں ۶۱۱۲ مساجد جس میں سے ۵۱۳۹ عبادت گاہیں نمازیوں سمیت ملی ہیں۔ "

☆ "اس وقت آسمانوں سے احمدیت کی تائید میں ۔۔۔۔۔۔۔۔ چلی جارہی ہیں۔ "

(روزنامہ جنگ لندن ۲ اگست ۱۹۹۸ء)

ان بلند بانگ دعوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی کہا جاسکتا ہے

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن تو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

قادیانی جماعت کے بھگوڑے راہنما نے جماعتی کارناموں' رفاعی سرگرمیوں' تبلیغی کامیابیوں اور اپنے مذہبی استحکام کے ضمن میں جس قدر بلند بانگ دعوے کئے ہیں۔ واقفان حال کے سامنے ان کی کوئی حقیقت نہیں' یہ ان کی مکروہ روایات' خاندانی تربیت' اور جھوٹی تاریخ کا حصہ ہیں۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی بے بنیاد دعوؤں اور کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہونے والی پیشین گوئیوں سے عبارت ہے۔ مرزا طاہر نے حالیہ تقریر میں مسلمانوں کو اپنی مذہبی ترقی و ترویج کا تاثر دینے کی کوشش کی ہے جبکہ اعداد و شمار کے انبار لگا کر اپنی اقلیت کے افراد کو بے وقوف بنانے اور فریب دینے کا اچھا خاصا ڈرامہ رچایا ہے۔

ہم قادیانیت کی رسوائی اور پسپائی کی تاریخ کو دہرانا نہیں چاہتے۔ کیا قادیانی جماعت کے سربراہ اپنے مرکز (پاکستان) میں آنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ مرکزی ہیڈ کوارٹر میں قادیانیت کا جنازہ پڑا ہے اور جماعت کا سربراہ خوشی کے شادیانے بجا کر اللہ کے فضلوں کی نوید سنا رہا ہے۔ اپنے گھربار کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرنا کیا یہ پسپائی نہیں؟ منبر و محراب سے لے کر عوام کی منتخب پارلیمنٹ تک' جمہوری ایوانوں سے عدلیہ کے ایوانوں تک ہر چھوٹی بڑی عدالت نے قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ عدل و انصاف کی کرسیوں پر بیٹھنے والوں نے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا' مکار' دغاباز' کاذب' کافر' قرار دیا۔ دنیا کے بیشتر اسلامی ملکوں نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ حال ہی میں افریقی ملک گیمبیا کی حکومت نے نہ صرف انہیں مسلمانوں کی صفوں سے خارج کیا بلکہ قادیانی جماعت کے فنڈز بھی ضبط کر لئے۔ قادیانیت کے دجل و فریب کی حقیقت اب دنیا پر آشکار ہو گئی ہے۔ سیاسی پناہ دینے والے یہودی ممالک ان کے بارے میں غور و فکر پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مغربی جرمنی جیسے ہمدرد ملک کو بھی قادیانیوں کی نام نہاد سیاسی پناہ حاصل کرنے کی حقیقت کا علم ہو گیا ہے۔ قدرت پردہ غائب سے قادیانی فتنہ کی ذلت و رسوائی کو دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ جبکہ مرزا طاہر بانی سلسلہ احمدیہ کے لایعنی الہامات سے اپنی اقلیت کے لوگوں کا دل بہلا رہے ہیں۔

رفاعی سرگرمیوں کے حوالہ سے مرزا طاہر افریقی ممالک اور بوسنیا کو ٹنوں امداد دینے کے دعویدار ہیں۔ مرزا صاحب کو بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں سے کس قدر گہری ہمدردی ہے۔ اگر انہیں بوسینی مسلمانوں کا اتنا ہی درد ہے تو ان کی جماعت امداد کے علاوہ بوسنیا کی جہادی تحریک میں کیوں شامل نہیں ہوتی؟ بوسنیا کے مسلمان چونکہ ابھی قادیانی فتنہ سے پوری طرح آگاہ نہیں اس لئے قادیانی جماعت ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے سنہری موقع سے فائدہ اٹھا کر انہیں ارتداد کے جال میں پھنسانا چاہتی ہے۔ دنیا بھر میں کہیں نہ کہیں مسلمان

جہاد میں مصروف ہیں۔ قادیانی جماعت کے سربراہ کے منہ سے کبھی ان مسلمان مجاہدین کے حق میں کلمہ خیر نکلا ہے نہ کبھی انہیں جہاد میں عملی مدد کرنے کی توفیق ہوئی ہے۔ بوسنیا' فلسطین' افغانستان اور کشمیر جہاں مدت سے مسلمان کفر کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ وسائل اور افرادی قوت کے لحاظ سے قادیانی جماعت میں کمی نہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ قادیانی جماعت کسی بھی خطہ یا علاقہ کے مسلمانوں کے جہاد میں عملاً" حصہ لینے سے گریز کرتی ہے؟۔ یہاں کے حوالہ سے یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ ماضی میں قادیانی جماعت کو کشمیر سے خصوصی دلچسپی رہی ہے۔ اپنے خاص مشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے تو وہ "فرقان بٹالین" بناسکتی ہے لیکن اب جبکہ وادی جموں وکشمیر میں آزادی کی فیصلہ کن جنگ لڑی جارہی ہے۔ قادیانی جماعت چھٹانک کے حساب سے بھی مظلوم کشمیری مسلمانوں کی امداد کرتی نظر نہیں آتی۔ اور نہ ہی اس کی فرقان فورس جہاد کشمیر میں حصہ ڈالنا پسند کرتی ہے۔ خلافت پر وعظ و تبلیغ کرنے والے مرزا طاہر کو چاہئے کہ وہ عقیدہ جہاد پر بھی کبھی روشنی ڈالیں۔ لیکن انہیں اس موضوع پر بولنے کی ہمت نہ ہوگی۔ تنسیخ جہاد اور اطاعت برطانیہ کی بنیاد پر ہی تو جماعت احمدیہ کو برطانوی سرکار نے پروان چڑھایا تھا۔ منسوخی جہاد کے لئے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے بلاشبہ ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی تھیں۔

قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ نے حالیہ خطاب میں اپنی تبلیغی فتوحات اور جماعتی ترقی سے متعلق اعداد و شمار پیش کرکے خاصا تکلف سے کام لیا ہے۔ ہمیں اعداد و شمار کی صحت پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ صحیح ہیں یا غلط۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اعداد و شمار کی کمزوری آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی "خانہ ساز نبوت" کا وصف خاص رہی ہے۔ ورنہ شام لال کو مرزا صاحب پر نازل ہونے والی وحی کی گنتی کے لئے ملازم نہ رکھا جاتا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ۲۷ سے اوپر گننے کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔ مرزا طاہر احمد نے دعوی کیا ہے کہ امسال ۵۰ لاکھ افراد نے ان کا مذہب قبول کیا ہے۔ کوئی پتہ نہیں کل کلاں مرزا طاہر ۵۰ لاکھ کا ۵ لاکھ بناڈالیں یا ۵۰ لاکھ کی بجائے اسے صرف ۵۰ قرار دیں۔ اس خانوادہ نبوت کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ بانی سلسلہ احمدیہ بھی پچاس اور پانچ میں کوئی خاص فرق نہیں سمجھتے تھے۔ مرزا طاہر کی مذہبی ترقی کی رفتار یہی رہی تو ان کے حساب کے مطابق چند سالوں میں پوری دنیا قادیانیت قبول کرلے گی۔

ایں خیال است ومحال است جنوں

مرزا طاہر احمد کے دلفریب دعووں میں ایک مضحکہ خیز دعوی یہ بھی ہے کہ انہیں ۶۱۱۲ مساجد میں سے ۵۱۲۹ عبادت گاہیں نمازیوں سمیت ملی ہیں۔ پہلے قبضہ گروپ صرف مساجد پر قبضہ کیا کرتے تھے۔ عبادت گذاروں سمیت مساجد قابو کرنے کی یہ پہلی مثال ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا قادیانی جماعت کے سربراہ ذرا ان کی

تفصیلات بیان کر دیتے۔ اور یہ بتانے کی تکلیف گوارہ کرتے کہ فتوحات مساجد کا سلسلہ صرف افریقہ تک محدود ہے یا کسی اسلامی ملک کے اندر بھی انہیں ایسی کامیابی نصیب ہوئی ہے؟۔ قحط زدہ علاقوں میں مجبور انسانوں کی بھوک سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں اپنے مذہب کے جال میں پھنسانا کونسا کارنامہ ہے۔ جس پر فخر کیا جائے۔ اگر بھوک اور افلاس خرید کر مذہبی استحکام اور تبلیغی ترقی کو مرزا طاہر اپنے کارہائے نمایاں سمجھتے ہیں تو پھر ان کی جماعت کو ذرا افغانستان کا رخ کرنا چاہئے۔ قادیانی راہنما بھول کر بھی ادھر نہیں جاتے کیونکہ افغانی سنگ خارے ارتداد کے لئے موت کا پیغام رکھتے ہیں۔ قادیانیت کو اسلام سے اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے کوئی تعلق ہوتا۔ ان کی دعوت و تبلیغ حقیقی اسلام کے لئے ہوتی' قادیانی جماعت نے رفاعی خدمات میں ضرورت مند مسلمانوں کو شامل کیا ہوتا تو سعودی عرب یقیناً" ان کی سرپرستی کرتا۔ مرزا طاہر دنیا والوں کو کس منہ سے بتائیں کہ ان کا تو حرمین شریفین میں داخلہ ہی ممنوع ہے۔ اپنے مذہبی تشخص کی بناء پر وہ مسلمانوں سے الگ قوم ہیں۔ وہ اپنے آبائی مرکز قادیان کو بیت اللہ سے افضل سمجھتے ہیں۔

اب ہم اس پس منظر کی طرف آتے ہیں جس کی بناء پر مرزا طاہر احمد من گھڑت' خود ساختہ اور فرضی اعداد و شمار پیش کر کے اپنی اقلیت کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سابق صدر جنرل ضیاء الحق شہید کے دور میں ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی ننس آیا۔ حالات کا مقابلہ کرنے کی بجائے اپنی اقلیت کو بحران اور طوفان میں بے یارومددگار چھوڑ کر مرزا طاہر نے راہ فرار اختیار کرنے میں عافیت سمجھی۔ حالانکہ اس وقت نہ تو ان کی گرفتاری کا مسئلہ تھا اور نہ ہی ان کی زندگی کو خطرہ تھا۔ مرزا طاہر خود ایسے موقع کی تلاش میں تھے۔ گذشتہ چودہ برس سے وہ برطانیہ میں خود ساختہ جلاوطنی کی آڑ میں شاہانہ زندگی گذار رہے ہیں۔ انہوں نے لندن کے قریب ٹل فورڈ میں وسیع و عریض قطعہ زمین پر وفاقی دارالحکومت کے نام پر "اسلام آباد" مرکز بنا رکھا ہے۔ جہاں اقتدار کے سوا سب کچھ ہے۔ اگرچہ جماعتی اقتدار پر انہی کا قبضہ ہے۔ جماعت کے تمام فنڈز' تمام وسائل انہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر موصوف پاکستان میں ہوتے تو ان کا جماعتی اقتدار کب کا غفرلہ ہو گیا ہوتا۔ کسی کا حق غصب کرنے والے کا ضمیر کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ قادیانی جماعت میں دو واضح گروپ ہیں۔ مرزا رفیع خلافت کا حق دار ہونے کے علاوہ اس کے دعویدار بھی ہیں۔ جماعتی سطح پر مرزا طاہر کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے جبکہ مرزا رفیع کو اچھی خاصی پذیرائی حاصل ہے۔ مرزا طاہر احمد پاکستان آنا چاہیں تو آ سکتے ہیں۔ ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ موصوف جان بوجھ کر یہاں آنے سے گریزاں ہیں۔ وہ آتے ہیں تو جماعت احمدیہ کی سربراہی خطرے میں پڑتی ہے۔ مرزا طاہر کا ہم ہمہ' جھوٹا وقار اور عیش و نشاط خود ساختہ جلاوطنی سے وابستہ

ہے۔ قادیانی اقلیت کے لوگ اس لحاظ سے مظلوم و محکوم ہیں کہ ان پر ایک شاہی ٹولہ مسلط ہے۔ ہر احمدی کہلوانے اور لکھوانے والا اپنی آمدنی کا دس فیصد جماعت احمدیہ کے خزانے میں جمع کروانے کا پابند ہے۔ خدام الاحمدیہ' اطفال الاحمدیہ' انصار اللہ' لجنا اماللہ' اور تحریک جدید کے الگ الگ بجٹ مخصوص ہیں۔ یہ وہ ہنوز کی خفیہ امداد اس کے علاوہ ہے۔ دولت کی ریل پیل اور جماعتی اقتدار کے نشہ میں مرزا صاحب کا بڑھاپا کیونکر جوان نہ ہوتا؟ کل فوز میں مرزا طاہر احمد اور اس کے نازو نعمت میں پلنے والے خوش قسمت خاندان کو ہر آسائش حاصل ہے۔ ایسی تکبری زندگی گزارنے والا قادیانی جماعت کا سربراہ اپنی اقلیت کے سادہ لوح افراد کو الہامی لوریاں نہ سنائے تو اور کیا کرے؟۔ انہیں مذہبی ترقی کے اعداد و شمار کا دلفریب گورکھ دھندہ دیکھا کر ہی بے وقوف بنایا جا سکتا ہے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

وزیر اعظم کے دو اہم اعلان

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے 11 جون کو قومی ایجنڈا پیش کرتے ہوئے کالا باغ ڈیم کی تعمیر' جنگ آزادی میں غداری کے عوض حاصل شدہ جاگیروں کی واپسی اور وزیر اعظم ہاؤس چھوڑنے کا اعلان کیا۔ ملک کے وسیع تر مفاد' ملکی ترقی اور اصلاح احوال کے لحاظ سے قومی ایجنڈا کو خوش آئند قرار دیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے بالخصوص کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا اعلان یہ سوچ کر کیا ہو گا۔ کہ ایٹمی دھماکوں کے بعد فضا ساز گار اور موقع یاد گار ہے۔ میاں صاحب نے لوہے کی گرمی سے فائدہ اٹھانا چاہا لیکن چوٹ موثر ثابت نہ ہو سکی۔

یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اعلان سے قبل نہ تو کالا باغ ڈیم پر ہوم ورک کیا گیا اور نہ ہی ناجائز جاگیروں کی واپسی پر کوئی نیٹ ورک کی تکلیف گوارہ کی گئی۔ ایجنڈا میں شامل ہر دو عنوان قومی نکتہ نظر سے غیر معمولی نوعیت کے حامل ہیں۔ ان کا اعلان تو مسحور کن ہے لیکن عمل در آمد کے لحاظ سے دونوں مسئلے سراب نظر آنے لگے ہیں۔ وطن اور آزادی سے محبت رکھنے والوں کا ایک مدت سے مطالبہ تھا کہ 1857ء کے قومی غداروں کو دی جانے والی جاگیروں کو چھین لیا جائے۔ بلکہ تادیبی کاروائی کے طور پر انگریز کے ٹوڈیوں کی اولاد سے مفت کی جاگیروں سے بننے والے مال اور املاک کو بحق سرکار ضبط کیا جانا چاہیے تاکہ آنے والی نسلوں کو عبرت حاصل ہو۔

ہمارے خیال میں وزیر اعظم نے اس مسئلہ میں عجلت سے کام لیا ہے۔ برطانوی سامراج کی وفاداری

کے صلہ میں دی گئی جاگیروں کی واپسی اسلئے بھی مشکل ہے (البتہ ناممکن نہیں) کہ انگریز سے حاصل کی گئی زمین تیسرے ہاتھوں فروخت ہو کر دوسرے ناموں پر منتقل ہو چکی ہے۔ جسے کھٹکا ہو' وہ تحفظ کی کئی راہیں نکالتا ہے۔ اب تو ان قومی مجرموں کی تیسری نسل بھی وجود میں آچکی ہے۔ حکومتی پارٹی میں شامل ایک جاگیردار خاتون رہنما نے پر اعتماد انداز میں اس عزم کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر ان کا خاندان زرعی اصلاحات کی زد میں آتا ہے تو وہ حاضر ہیں۔ ملک کے اہم نامی گرامی جاگیرداروں نے ابھی تک وزیر اعظم کے اعلان کے برعکس کسی تشویش کا اظہار نہیں کیا ہے۔ اسلئے ضروری تھا کہ اعلان سے پہلے منصوبہ بندی کر کے لائحہ عمل مرتب کیا جاتا۔ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں جب جاگیرداروں نے خطرہ محسوس کیا۔ کہ ان کی زمینیں کسی وقت بھی لی جا سکتی ہیں۔ جاگیردار طبقہ نے اپنا مخصوص نیٹ ورک اس وقت ہی مکمل کر لیا تھا۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں سے مراعات یافتہ لوگوں کا ریکارڈ ان کے کوائف زمین کی تفصیل وغیرہ کا مواد جمع کیا جاتا ان کی فہرستیں مرتب کر کے اچھی طرح چھان بین کی جاتی۔ تاکہ کوئی بے گناہ اس کی زد میں نہ آجاتا۔ پھر اعلان کے ساتھ ہی عمل درآمد شروع ہو جاتا۔ اب وزیر اعظم میاں نواز شریف نے اگر ایک اور تاریخی کارنامہ سرانجام دینے کا عزم کیا ہے۔ تو انہیں چاہیے کہ اس کارخیر کا آغاز اپنے گھر سے کریں۔ برسراقتدار جماعت کی صفوں میں انگریز سے جاگیریں حاصل کرنے والے موجود ہیں۔ بہتر ہو گا کہ وزیر اعظم جنگ آزادی کے غداروں کی جاگیروں کی واپسی کی مہم کا آغاز پنجاب سے کریں۔ قوم خیر مقدم کرے گی۔

کالاباغ ڈیم سے متعلق بھی اعلان میں جلد بازی سے کام لیا گیا۔ مختلف صوبائی' علاقائی اور علیحدگی پسند جماعتوں کے قائدین کو کالاباغ ڈیم کی مخالفت کا موقع مل گیا ہے۔ جس طرح وزیر اعظم نے ایٹمی دھماکہ سے قبل ملک بھر کے سیاسی رہنماؤں سے رابطہ کر کے انہیں اعتماد میں لیا تھا۔ کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے مسئلہ پر مختلف سیاسی زعماء کو اعتماد میں لینے میں کوئی ہرج نہیں تھا۔ اگر ایسا کر لیا جاتا تو آج حکومت کو اس قدر مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ تین صوبے کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف ہیں۔ مرکز کی طرف سے کوئی آواز نہیں اٹھ رہی۔ نہ اخبارات کو بریفنگ دی جا رہی ہے۔ متعلقہ مرکزی وزراء تک مہر بلب ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے کالاباغ ڈیم کی تعمیر سے متعلق بیانات صوبوں کے ٹکراؤ کا باعث بن سکتے ہیں۔

اگر کالاباغ ڈیم وقت کی ضرورت ہے آنے والے دور کا تقاضا ہے۔ تو پھر ضروری ہے کہ مخالفت کرنے والے سیاستدانوں کا موقف سنا جائے انہیں جو مضمرات دکھائی دیتے ہیں۔ یا وہ جن خدشات کا اظہار کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی تسلی کی جائے اور انہیں مطمئن کیا جائے۔ 1955ء سے کالاباغ

بقیہ صفحہ ۴۲ پر

ادارکا

قادیانی شبہات کے جوابات

جواب نمبر۳۔ نور الحق جلد ۱ صفحہ ۵۱ روحانی خزائن صفحہ ۶۹ جلد ۸ پر ہے" ھذا ھو موسیٰ فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الی حیاتہ وفرض علینا ان نؤمن بانہ حی فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین "یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمانوں پر موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ یہ عبارت اور ترجمہ مرزا قادیانی کا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور کہتا ہے کہ قرآن سے ثابت ہے اور اس پر ایمان لانا مرزائیوں پر فرض ہے۔ تو جناب عالی' جو موسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کھاتے ہوں گے وہی عیسیٰ علیہ السلام' جو کچھ موسیٰ علیہ السلام پیتے ہوں گے وہی عیسیٰ علیہ السلام' جہاں وہ حجامت بنواتے ہوں گے وہاں سے عیسیٰ علیہ السلام' غرض یہ کہ تمام ضروریات ایک ساتھ پوری کرتے ہوں گے اس حوالہ کو ہم "ایٹم بم" سے تعبیر کرتے ہیں کہ جس سے پوری مرزائیت کی عمارت دھڑام سے نیچے گر جاتی ہے۔ جو اشکال عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر کرتے ہیں ان تمام کا توڑ یہ حوالہ ہے جس کا کوئی مرزائی جواب نہیں دے سکتے۔ اب رہا مرزا کا یہ کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو اس ضمن میں درخواست ہے کہ مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ وہ حضور ﷺ کی ہربات میں مخالفت کرتا تھا آپ ﷺ کا بدترین ازلی ابدی دشمن تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نبوت بند ہے۔ مرزا نے کہا کہ نہیں جاری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد جاری ہے۔ مرزا نے کہا کہ نہیں بند ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حق کی قسم عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ مرزا نے کہا کہ حق کی قسم مرگیا ابن مریم۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ مرزا نے کہا کہ نہیں زندہ آسمانوں پر ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں محل نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ مرزا نے کہا کہ نہیں میں آخری اینٹ ہوں۔

کہ روضہ آدم تلک جو تھا نہ مکمل
میرے آنے سے ہوا جملہ برگ وبار
(درثمین)

مرزا نے خطبہ الہامیہ تختی کلام صفحہ ۱۱۲ پر کہا ہے کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں۔

سوال نمبر ۵۴ : سلیم صاحب نے فوراً" کہا کہ دیکھیے آپ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ثابت کردیں تو مسئلہ ختم۔

جواب : میرے بھائی۔ دنیا میں کئی ایسے فرقے موجود ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ نمبر۱

یہودی نمبر۲ عیسائی۔ ان میں سے بعض کا عقیدہ ہے کہ فوت ہوئے پھر زندہ ہو کر آسمانوں پر گئے تو موت کے وارد ہونے کے وہ بھی قائل ہیں۔ نمبر۳ پرویزی۔ نمبر۴ سرسید اور ان کے خیالات کے نیچری۔ نمبر۵ قادیانی۔ تو پہلے آپ ارشاد فرمائیں کہ اگر وفات مسیح ہی آپ کی الجھن ہے تو ان پانچ میں سے آپ نے قادیانیت کیوں قبول کی۔ اور باقی فرقوں کو نظر انداز کیوں کیا کیونکہ اگر وفات مسیح ہی آپ کی الجھن ہے تو آپ یہودی ہو جاتے‘ عیسائی ہو جاتے جو پہلے سے وفات کے قائل ہیں آپ قادیانی کیوں ہوئے آپ جب وجہ بیان کریں گے تو پھر بات آگے بڑھے گی کیوں کہ آپ کے جواب سے میں ثابت کروں گا کہ اصل میں آپ کی الجھن وفات مسیح نہیں بلکہ مرزا قادیانی کا روگ ہے جو آپ کو لگ گیا اس لئے پہلے مرزا قادیانی پر بحث ہوگی۔

سوال نمبر۵۵ : کیا مرزا قادیانی کو یہ تسلیم تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔

جواب : ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۰‘ روحانی خزائن صفحہ ۳۵۲ جلد ۳ حصہ دوم۔ اس میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے‘ کہ ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو‘ اب فرمائیں کہ مرزا قادیانی کو یہ نشانی تسلیم تھی یا نہ۔ اگر تھی تو اس میں پوری ہوئی یا نہ اگر نہیں تو تسلیم کریں کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ ایک بات اور بھی عرض کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں‘ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۸۴‘ طبع چہارم صفحہ ۵۹۱۔

پہلے اس مرزا کے الہام پر غور کریں کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں‘ اگر یہ الہام رحمانی ہوتا تو الہام میں ”یا“ کا لفظ نہ ہوتا۔ یہاں پر لفظ ”یا“ شک کے لئے استعمال ہوا ہے حالانکہ خدائی کلام شک سے پاک ہوتا ہے اس میں لفظ ”یا“ دلیل ہے اس بات کی کہ مرزا قادیانی کو الہام‘ رحمان سے نہیں بلکہ شیطان سے ہوا۔

نمبر۲۔ یہ بھی اگر رحمانی الہام ہوتا تو مرزا قادیانی مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں سے کسی شہر میں فوت ہوتا۔ کہاں فوت ہوا اور کس حالت میں‘ یہ سب کو معلوم ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کی تاویل یہ کی کہ مکی فتح ہوگی یا مدنی‘ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں‘ مرنے کا معنی فتح کرنا دنیا کی کسی لغت میں دیکھا دیں تو کرم ہوگا۔ اگر دیکھا دو تو پھر میری درخواست ہوگی کہ اگر موت کا معنی فتح ہے تو تمام قادیانی زہر کا پیالہ پی کر اکٹھے مر جائیں تاکہ سب کی اکٹھی فتح ہو جائے یا یہ کہ دنیا آپ کے شر سے بچ جائے۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ نبی کو فوت ہونے سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے۔ بخاری شریف میں موسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت کا واقعہ ایک مشہور امر ہے‘ کہ بغیر اجازت کے فرشتہ نبی کے گھر قدم نہیں رکھتا۔ اور جھوٹے کو لیٹرین سے نہیں اٹھنے دیتا۔ ایک یہ بھی درخواست ہے کہ نبی جہاں فوت ہو وہیں دفن ہوتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی نبی تھا تو جہاں تے اور دستوں کی کشتی سے مرزا قادیانی کی موت واقع ہوئی وہاں پر دفن ہوتا۔ پھر مرزائی اس پر سلام پڑھنے کے لئے وہاں تشریف لے جاتے تو دستوں اور اجابتوں کی جگہ کو بھی رنگ لگ جاتے۔

سوال نمبر۵۶ : حدیث شریف میں ہے کہ مومن قبر میں رکھا جاتا ہے تو حد نگاہ تک اس کی قبر فراخ ہو جاتی ہے اور گناہ گار کی قبر یہاں تک تنگ ہو جاتی ہے کہ مردہ کی پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔ تو رحمت عالم ﷺ کی قبر مبارک فراخ ہوتے ہوتے قادیان تک پہنچ گئی مرزا قادیانی قادیان میں دفن ہوئے تو حضور ﷺ کے

روضہ طیبہ میں دفن ہوئے۔ والعیاذ باللہ

جواب : حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے کہ روضہ طیبہ میں جو چوتھی قبر مبارک کی جگہ خالی ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مخصوص ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ تدفین کی خصوصیت مراد ہے ورنہ تو جنت البقیع اور پورے مدینہ والے بھی حضور ﷺ کے ساتھ دفن ہوئے اور پھر یہ بھی سوچا کہ مدینہ طیبہ سے قادیان جانا ہو تو راستہ میں جدہ' کراچی' حیدر آباد' سکھر' صادق آباد' رحیم یار خان' بہاول پور' ملتان' خانیوال' ساہیوال' قصور' لاہور' بٹالہ آتے ہیں اس کے بعد پھر قادیان آتا ہے۔ تو جدہ سے لیکر قادیان تک جتنے غیر مسلم دفن ہیں کیا وہ روضہ طیبہ کی فراخی کے باعث اسی میں داخل ہیں۔

سوال نمبر ۵۷ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد حضور ﷺ کے امتی ہوں گے۔ جب پہلے تشریف لائے تھے تو نبی تھے۔ اب تشریف لائیں گے تو امتی ہوں گے۔ قیامت کے دن ان کی کیا پوزیشن ہوگی۔ نبی کی یا امتی کی۔ اس لئے کہ اگر قیامت کے روز نبی کی حیثیت سے حشر ہو' تو فوتگی بحیثیت امتی کے ہوئی تھی۔ اور اگر حشر بحیثیت امتی کے ہوا تو وہ آپ کی امت جن کی طرف آپ پہلے نبی بن کر تشریف لائے تھے اور انہوں نے آپ کو نبی مانا تھا وہ کہاں جائیں گے۔ اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن امتی اپنے نبی کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

جواب : اس کا بھی جواب ہماری کتابوں میں موجود ہے۔ الملل والنحل میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا دو دفعہ حشر ہوگا۔ ایک دفعہ بحیثیت نبی کے جھنڈا لے کر اپنی امت کا حساب کرائیں گے۔ دوسری بار رحمت عالم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اپنا حساب کتاب پیش کریں گے۔

سوال نمبر ۵۸ : کیا مرزا قادیانی ہیضہ سے مرا تھا۔

جواب : مرزا قادیانی نے اپنے خسر میر ناصر کو آخری بات یہ کہی تھی کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے اس کے بعد مرزا قادیانی نے کوئی بات نہیں کہی۔ اگر افترا ہے تو مرزا قادیانی کا۔ سرور لطف یہ ہے کہ جب پیدا ہوا تو بہن کی ٹانگوں سے سر ملایا ہوا تھا۔ جب مرا تو آخری جھوٹ بول کر مرا۔ اب اگر جھوٹ ہے تو حوالہ طلب کریں میں دکھانے کو تیار ہوں۔

حیات ناصر صفحہ ۱۴' پر مرزا قادیانی کے خسر' نام نہاد صحابی اپنے خود نوشت حالات میں تحریر کرتے ہیں' آپ ''مرزا'' کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میر صاحب' مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے' اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہوگیا۔ اور سیرت المہدی جلد ۱ صفحہ ۱۱' پر مرزا قادیانی کی بیوی کی روایت ہے ''کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا (اوپر سے ڈال رہے تھے نیچے سے نکل رہا تھا) مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سوگئے۔ اور میں بھی سوگئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً'' ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری

چارپائی پر ہی لیٹ گئے۔ اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم اب سو جاؤ میں نے کہا کہ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام (پاخانہ کا) کردیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے۔ اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہوگیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر ایک اور قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا (پاؤں کہاں تھے اور نیچے کیا تھا) اور حالت دگرگوں ہوگئی"۔

اب دست اور قے‘ قے اور دست کا باربار حملہ یہ ہیضہ نہیں تو کیا تھا۔

پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی روایت ہے کہ ۲۶ مئی کو مرزا قادیانی کو ہیضہ نے آن گھیرا ڈاکٹر نے ایسی دوائی دے دی کہ نجاست کا رخ جو نیچے کی طرف تھا اوپر کو ہوگیا اور بیت الخلاء (جو چارپائی کے پاس بنایا تھا) میں جان نکل گئی۔ (ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء ایمان پرور یادیں صفحہ ۳۸)

مرزائی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اگر مرض ہیضہ ہوتا تو ڈاکٹر آپ کے لئے سرٹیفکٹ نہ دیتے۔

حالانکہ انہوں نے سرٹیفکٹ دیا کہ ہیضہ نہیں اور پھر ریل پر بک کرا کر ان کو لاہور سے قادیان لے جایا گیا۔

ڈاکٹروں کے سرٹیفکٹ کو تو مرزائی مانتے ہیں مگر مرزا قادیانی کا اپنا حکم قول مبارک‘ مقدس فرمان جو آخری تھا جو اپنے صحابی کو ارشاد فرمایا کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے اس کو نہیں مانتے۔ پھر یہ نہیں سوچتے کہ جس طرح مرزا قادیانی کی پنجابی نبوت کا کاروبار چل گیا اسی طرح ڈاکٹر سے سرٹیفکٹ بھی لے لیا ہوگا۔ باقی رہا کہ ریل میں بک ہوگئے بک تو ہوئے پیسے دے کر‘ پیسے دے کر کیوں ہوئے اس میں حکمت ہے۔

وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مسیح ہوں‘ دجال انگریز ہیں‘ یاجوج ماجوج امریکہ اور روس ہیں‘ اور دجال کا گدھا ریل گاڑی ہے۔ مرزا قادیانی ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتا تھا مگر مسیح صاحب دجال کے گدھے پر عمر بھر سواری کرتے رہے اور آخری سفر بھی دجال کے گدھے پر کیا۔ اچھا مسیح ہے جو دجال کے گدھے پر عمر بھر سواری کی اور آخری سفر بھی لاش کا اس سے کرایا گیا کیا یہ مرزا قادیانی کی کذب کے لئے یہ بات کافی نہیں۔

انٹرنیٹ پر ختم نبوت کا پروگرام

VISIT

Imi Majlis Tahaffuze Khatme Nubuwwat

On the Internet at

http://www.khatme-nubuwwat.Org/

خطبہ صدارت

تحفظ ختم نبوت کانفرنس اردو پارک جامع مسجد دہلی (جون ۱۹۹۷ء)

امیر الہند حضرت مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدی‘ اما بعد !

دردمندان ملت‘ بزرگان محترم اور سامعین عظام !

آج ہم اسلام کے جس بنیادی عقیدے کے تحفظ کے سلسلہ میں اپنی ایمانی غیرت وحمیت کے اظہار کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ ہر مسلمان کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل اور قابل توجہ مسئلہ ہے لیکن افسوس کہ دینی معاملات میں لاپرواہی اور بے جا مصلحت کوشی کے رجحان نے ایسے اہم موضوع کو ہمارے ذہنوں سے مٹا دیا ہے اور ہمارے کتنے ہی مسلمان بھائی لاعلمی کے سبب ختم نبوت جیسے اہم اور بنیادی مسئلہ کو مسلمانوں کے فروعی مسائل کی طرح سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہیں اور اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے علماء کرام کی مخلصانہ اور سرفروشانہ کوششوں کو سعی لاحاصل کے نام سے یاد کرتے ہیں‘ حالانکہ شریعت اسلامیہ اور اس کی بنیادوں سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا انسان بھی بخوبی اس حقیقت سے واقف ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا جزو‘ دین اسلام کی اساس اور تاقیامت امت مسلمہ کی شیرازہ بندی اور اتحاد کے لئے اصل بنیاد ہے۔ قرآن کریم احادیث مبارکہ اور اجماع امت اس عقیدہ پر ناطق ہیں کہ :

”ہمارے آقا سید الاولین والآخرین‘ سرور کائنات‘ فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں اور نبوت ورسالت کا سلسلہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ختم ہوچکا ہے۔“ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

” ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین .“

(سورہ احزاب) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری رسول ہیں۔

جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا !

" کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون ." (بخاری و مسلم) بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کے بعد دوسرا نبی آتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

ایک دوسری حدیث میں صاف لفظوں میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

" انا اخر الانبیاء وانتم آخر الامم ." یعنی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں ملے گا اور تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی اور امت نہ ہوگی۔

ان صریح نصوص کی روشنی میں فقہاء امت نے لکھا ہے کہ :

" اذالم یعرف ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات ." (الاشباہ والنظائر' فتاوی عالمگیری) جو شخص محمد ﷺ کو آخری نبی نہ سمجھتا ہو وہ مسلمان نہیں کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

الحاصل حضرت محمد ﷺ کو آخری پیغمبر ماننے ہی پر اسلامی شریعت کا مدار ہے اور یہی عقیدہ مدار نجات ہے۔ اگر یہ عقیدہ مستحکم نہ رہے تو نہ قرآن کریم پر اعتماد باقی رہتا ہے اور نہ احادیث طیبہ کی تشریعی حیثیت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے اس عقیدہ کی عظمت واہمیت ہر مسلمان کے دل میں راسخ رہنی ضروری ہے۔ اس عقیدہ کے رسوخ کے بغیر ایمان کی تکمیل ہرگز نہیں ہوسکتی۔ سامعین عظام ! دشمنان اسلام کی طرف سے عقیدہ ختم نبوت کو سبوتاژ کرنے کی کوششیں دور نبوت ہی سے شروع ہوگئی تھیں۔ جس کا سلسلہ اسلام کی ان چودہ صدیوں میں جاری رہا' دنیا کے مختلف حصوں میں موقع بموقع جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوتے رہے جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پیشین گوئی فرماکر امت کو ان خود ساختہ جھوٹے نبیوں کے مکروفریب میں نہ آنے کی طرف راہنمائی فرمادی تھی۔ چنانچہ اس حدیث میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں :

" انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ." (مسلم شریف) میری امت میں تیں جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

حضرات گرامی ! خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جن جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی تھی ان میں سے ایک بڑا جھوٹا مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ ہے

جو آج سے ڈیڑھ صدی قبل ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں قصبہ قادیان (گاندیان) میں پیدا ہوا اور برطانوی اسکیم کے مطابق اولاً طرح طرح کے پر فریب دعووں کے جال میں فرزندان اسلام کو گرفتار کیا اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا۔ پھر ۱۹۰۱ء میں اپنی نبوت کا اعلان کیا اور ایک نئی شریعت کی تشکیل کی جس کا خاص حکم یہ تھا کہ انگریز کی اطاعت اور وفاداری ہر فرض سے بڑھ کر فرض ہے۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے اور قطعاً حرام ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ایک برطانوی اسکیم

گرامی قدر سامعین! انیسویں صدی میں ہندوستان پر انگریزوں کے تسلط اور اقتدار کے بعد امام حریت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے اور جہاد حریت کے فرض ہونے کا فتویٰ دیا جس کے نتیجہ میں ملک کے طول و عرض میں جہاد حریت کی آگ بھڑک اٹھی، علماء امت اور مجاہدین وطن میدان کارزار میں سربکف کود پڑے اور سامراجی درندوں کا ہر محاذ پر مردانہ وار مقابلہ کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اگرچہ مسلمان مجاہدین کو شکست سے دوچار ہونا پڑا اور انگریزوں کے بہیمانہ و سفاکانہ ظلم و تشدد کا نشانہ بننا پڑا۔ پھر بھی مجاہدین حریت کا جذبہ جہاد فنا نہ ہو سکا اور کسی نہ کسی طرح جہاد آزادی کا سلسلہ جاری رہا۔ انگریزوں کی شاطرانہ نگاہیں ان دبی ہوئی چنگاریوں سے غافل نہ تھیں جو دلوں کے خاکستر میں سلگ رہی تھیں وہ جانتے تھے کہ کسی وقت بھی یہ شرر شعلہ جوالہ بن کر خرمن برطانیہ کو خاکستر کر سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی منافقانہ پالیسی وضع کی، اور ملت اسلامیہ سے جذبہ جہاد، وحدت ملی، ایمان و یقین کامل، کتاب و سنت سے والہانہ شغفتگی کو متاثر سامراجی نظام کو مستحکم کرنے کے لئے ایک "سرکاری نبی" بنانے کی اسکیم تیار کی جس کا انکشاف برطانوی کمیشن کی ایک رپورٹ سے ہوتا ہے۔

۱۸۶۹ء میں انگریزوں نے ایک کمیشن سرولیم ہنٹر کی سربراہی میں ہندوستان بھیجا کہ وہ انگریزوں کے متعلق مسلمانوں کا مزاج معلوم کرے اور آئندہ کے لئے مسلمانوں کو رام کرنے کے لئے تجاویز مرتب کرے۔ کمیشن نے ایک سال ہندوستان میں رہ کر مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لیا۔ ۱۸۷۰ء میں وائٹ ہاؤس لندن میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کمیشن کے نمائندگان کے علاوہ ہندوستان میں متعین مشنری کے پادری بھی بطور خاص شریک ہوئے اور دونوں نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ پیش کی جو "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا" کے نام سے شائع کی گئی۔ سرولیم ہنٹر نے اپنی رپورٹ میں لکھا۔

" مسلمانوں کا مذہبا" عقیدہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے' اور ان کے لئے غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے؟ جہاد کے اس تصور سے مسلمانوں میں ایک جوش اور ولولہ ہے اور جہاد کے لئے ہر لمحہ تیار ہیں۔ ان کی یہ کیفیت کسی وقت بھی انہیں حکومت کے خلاف ابھار سکتی ہے ۔" پادریوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا۔

" ملک (ہندوستان) کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں اور روحانی راہنماؤں کی پیروی کرتی ہے اگر اس مرحلہ پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لئے تیار ہو کہ اپنے لئے ظلی نبی (نبی کے حواری) ہونے کا اعلان کردے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی۔ لیکن اس مقصد کے لئے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل کام ہے اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا۔ اس وقت فوجی نقطہ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی لیکن اب جب کہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جمادیا ہے اور ہر طرف امن اور آرڈر ہے ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہییں جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہو سکے ۔"

(مطبوعہ رپورٹ سے اقتباس انڈیا آفس لائبریری لندن)

اس رپورٹ کے تناظر میں برطانوی اسکیم کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے اسی اسکیم کے تحت حکومت برطانیہ نے شیعوں میں بہاء اللہ کو اور مسلمانوں میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی خانہ ساز نبوت کے منصب پر کھڑا کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی سرگرمیوں کا سرسری جائزہ لینے کے بعد اس یقین تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت برطانوی سامراج کی ساختہ پرداختہ ہے اور برطانوی سرکار کی سرپرستی میں پروان چڑھی ہے جس کا اعتراف خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی متعدد تحریروں میں کیا' ملاحظہ ہو۔ ملکہ وکٹوریہ کو لکھتا ہے کہ :

(الف) اے بابرکت قیصرہ ہند ! تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ (ستارہ قیصریہ ۱۵)

(ب) لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ایک عرضداشت میں لکھتا ہے ! اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم واحتیاط اور تحقیق وتوجہ سے کام لے۔ (تبلیغ رسالت ص ۱۹ ج ۷)

(ج) مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے ! میرے اعلیٰ مقصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ

کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے' اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔ (تحفہ قیصریہ ص ۲۵-۲۶)

(د) اپنے ایک اشتہار میں لکھتا ہے ! میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں' نہ مدینہ میں' نہ روم میں' نہ شام میں' نہ ایران میں' نہ کابل میں' مگر اس گورنمنٹ (انگریزی) میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔ (تبلیغ رسالت ج ۸ ص ۶۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس طرح کی متعدد تحریریں ہیں جن کو طوالت کے خوف سے نقل نہیں کر رہا ہوں اسی کے ساتھ حکومت برطانیہ کے ساتھ اس کی اور اس کی جماعت کی وفاداریوں اور خدمات پر بھی ایک سرسری نظر ڈالتے ہوئے چلئے۔ لکھتا ہے :

۱۔ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب ۲۵)

۲۔ مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں' رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں اس مضمون کو شائع کیا کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے۔ (ستارہ قیصریہ ص ۷)

۳۔ اپنے خاندان کی حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے !

۱۸۵۷ء میں جب کہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کرکے ملک میں شور ڈال دیا تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کرکے اور پچاس سوار بہم پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کئے اور پھر ایک دفعہ چودہ سوار سے خدمت گزاری کی۔ (شہادت القرآن ص ۸۴)

۴۔ ایک جگہ لکھتا ہے ! میں نے بیسیوں کتابیں عربی' فارسی' اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ گورنمنٹ محسنہ (برطانیہ) سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ (تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۵)

۵۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے ! جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتوے پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں نہ رحم تھا' نہ عقل تھی' نہ اخلاق نہ انصاف۔ ان

لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا' اور اس کا نام جہاد رکھا۔ (حاشیہ ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۴۹۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کے آنجہانی ہونے کے بعد بھی یہ جماعت انگریزوں کے مفادات کی تکمیل کرنے میں پیچھے نہیں رہی۔ جنگ عظیم میں انگریزوں کی ------- ہر طرح مدد کی۔ تحریک خلافت کی پر زور مخالفت کی اور جہاں بھی انگریزوں کو فتح ہوئی جشن چراغاں کیا۔ ایک مرتبہ پنڈت جواہر لال نہرو یورپ کے دورے سے واپس آئے تو انہوں نے اسٹیشن پر اتر کر ڈاکٹر سید محمود سیکرٹری کانگریس سے یہ بات کہی کہ " اگر ہمیں انگریزوں کو کمزور کرنا ہے تو پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کرنے کی محنت کرنی ہوگی ۔" یہ واقعہ مرزا بشیرالدین محمود نے اپنے ایک خطبہ میں بیان کیا ہے کہ جو مرزائیوں کے ترجمان الفضل قادیان میں ۶ اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ (قادیان سے اسرائیل تک ص ۱۳۵)

مذکورہ دلائل و قرآئن اس امر کے شاہد ہیں کہ قادیانی تحریک پوری طرح انگریزی سامراج کی سرپرستی میں وجود میں آئی تھی اور آج تک یہ تحریک انہی اسلام دشمن تحریکات کے آلہ کار کے طور پر کام کررہی ہے۔ چنانچہ آج بھی اس تحریک کا ہیڈکوارٹر برطانیہ ہے۔

دین اسلام کی دو اہم بنیادیں

گرامی قدر سامعین ! دین اسلام کی بنیاد دو اہم عقیدوں پر ہے۔ (۱) توحید ! یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات میں یکتا ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دینا۔ (۲) ختم نبوت ! یعنی نبی آخرالزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر وحی ونبوت کا سلسلہ منتہی ہوچکا ہے اور آپ ﷺ کی شریعت آخری اور مکمل شریعت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے :

" الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ." (مائدہ) آج میں نے تمہارا دین تم پر کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کرلیا۔ اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا !

" ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون ." (صف) وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناپسند ہو۔

ان اسلامی عقیدوں کے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسا موقف اختیار کیا جس سے نہ عقیدہ ختم نبوت اپنی اصلی شکل میں باقی رہتا ہے اور نہ عقیدہ توحید ہی محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ اس کے دعاوی ان دونوں عقیدوں کی بیخ کنی کرڈالی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت

حاضرین گرامی ! مرزا غلام احمد قادیانی نے بتدریج ملہم من اللہ، مجدد، مسیح موعود، مہدی موعود، ظلی بروزی نبی، تا آنکہ ۱۹۰۱ء میں باقاعدہ تشریعی نبوت کا دعویٰ کرکے اسلامی عقیدہ ختم نبوت کے اصلی مفہوم ہی کو بگاڑ ڈالا۔ چنانچہ اپنی کتاب دافع البلاء میں لکھا ہے۔

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء در خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

اور ایک غلطی کے ازالہ میں دعویٰ کرتا ہے۔

"میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں، یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱)

خود مرزا قادیانی ایک جگہ ہرزہ سرائی کرتا ہے۔

" آنحضرت ﷺ جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ اور نہ اس سے مہر خاتمیت ٹوٹتی ہے، کیونکہ میں بار بار یہ بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم . بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں، اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنی اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا ۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

دیکھئے اس عبارت میں ظلی اور بروزی جیسے الفاظ کا سہارا لے کر مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو عین "محمد" بنادیا اور اس طرح حضور ﷺ کی زبردست توہین کی ہے۔

ایک دوسری کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے ! " آنحضرت ﷺ کے دو بعثت ہیں یا بہ تبدیلی الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی موعود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔" (تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷

ص ۲۴۹)

جب قادیانیوں پر یہ اعتراض ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اگر مرزا قادیانی ایسا نبی ہے کہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے تو مرزا کا الگ کلمہ کیوں نہیں پڑھتے، مسلمانوں والا کیوں پڑھتے ہو ؟

اس کا جواب مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی دیتا ہے۔

"مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمہ الفصل ص ۱۵۸)

اسی کتاب میں پھر لکھتا ہے۔ اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں بلکہ وہی ہے۔ (کلمہ الفصل ص ۱۴۶، ۱۴۷)

اسی طرح کے صریح دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی تحریروں میں جابجا پائے جاتے ہیں جن سے صراحۃً "اسلامی عقیدہ ختم نبوت کی نفی لازم آتی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی یہ تصور پیش کرتا ہے کہ وہی اللہ کا آخری نور ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر نجات ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے :

"ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا، مبارک ہیں وہ جنہوں نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۶)

ظاہر ہے کہ جب ایمان کی تکمیل اور نجات کے حصول کے لئے مرزا قادیانی پر ایمان کی شرط لگادی جائے۔ تو پھر اسلامی عقیدہ ختم رسالت کہاں باقی رہ سکتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ان گستاخانہ دعووں کے باوجود مرزائی یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ہم بھی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بارے میں مرزا قادیانی کی وہ عبارتیں پیش کرتے ہیں جن میں اس نے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا اقرار کیا ہے مگر یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ساری عبارتیں اس وقت کی ہیں جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مصالح کی بنا پر اپنے اصل چولہ کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ بعد میں اس نے وضاحت کے ساتھ اپنے کو آخری نور یعنی مدار نجات ہونے پر سارا زور صرف کردیا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے آج بھی اسے اسی درجے پر رکھتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں اور محض ڈھٹائی کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے سے آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے پر کوئی زد نہیں پڑتی۔

بیاد رفتگان

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ

تحریر: صاحبزادہ طارق محمود صاحب

" شاہنامہ اسلام " کے خالق حفیظ جالندھری مرحوم سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کے بارے میں فرماتے ہیں۔" دور اول کے مجاہدین اسلام کے گروہ سے ایک سپاہی راستہ بھول کر اس زمانہ میں آنکلا ہے۔ وہی سادگی' شفقت پسندی یکسر عمل اخلاص اور للہیت جوان میں تھی۔ وہ عطاء اللہ شاہ بخاری میں ہے۔ "

سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کی ساری زندگی قید وبند کی صعوبتوں' فاقہ مستیوں' پیہم جدوجہد اور طرح طرح کے مصائب و آلام میں گزری۔ صبح کہیں شام کہیں' دن یہاں رات وہاں' آدھی ریل میں آدھی جیل میں گذارنے والے سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کو دنیا محبت اور عقیدت سے شاہ جی ؒ کہہ کر پکارتی تھی۔ ان کی زندگی کا ایک ہی نصب العین تھا' ایک ہی مشن تھا۔ آزادی یا موت.......... شاہ جی ؒ چاہتے تو اپنی زندگی کو پھولوں کی سیج بنالیتے' چاہتے تو چاندی کے محل کھڑے کرلیتے' چاہتے تو مال و متاع جمع کرلیتے۔ لیکن انہوں نے لیلائے وطن کی آزادی کے لئے کانٹوں کو گلے لگایا۔ جسمانی راحت و آرام قربان کردیا' گھربار کو بھول بیٹھے' پروانہ موت کو غلامی کی زندگی پر ترجیح دی' ایثار و قربانی کی وہ تاریخ رقم کی جسے مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ برطانوی سامراج کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ اپنے قول و فعل سے ثابت کردکھایا کہ وہ ناقابل تسخیر ہیں۔ انہیں دبانا' جھکانا' مٹانا ممکن نہیں۔

؎ کانپتا تھا حلقہ افرنگ تیرے نام سے
خاص نسبت تھی تجھے پیغمبر اسلام سے

پاکستان کا وجود تحریک آزادی کا مرہون منت ہے۔ قوم کے حقیقی محسن وہی ہیں جنہوں نے برطانوی سامراج کو برصغیر پاک وہند سے نکالنے کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کردیا۔ انگریز سامراج نے تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے سفاکی' بربریت' اور ظلم و ستم کی انتہا کردی تھی۔ علمائے حق نے چونکہ مسلمانوں میں جہاد کا ولولہ اور ہمہمہ تازہ کیا اس لئے انہیں بالخصوص سب وشتم کا نشانہ بنایا گیا۔ علما کو درختوں سے الٹا لٹکا کر نیچے دھیمی دھیمی آگ کے آلاؤ سے ان کے جسم جلائے گئے' انہیں توپوں کے دھانوں سے باندھ کر بارود سے اڑایا گیا۔ چونے کی بھٹیوں میں ڈال کر اندوہناک چیخوں کا نظارہ کیا گیا۔ تیل کے کھولتے کڑاہوں میں پھینک

کر عبرت کا نمونہ بنایا گیا۔ بنیادوں میں چن کر جبر کی عمارتیں کھڑی کی گئیں۔ علما کو اذیت ناک سزائیں دے کر آزادی اور حریت کے جذبوں کو دبانے کے تمام حربے اختیار کیے گئے۔ فرنگی سامراج کے دور میں کالے پانی کے اسیر مولانا جعفر تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھیوں کو سزائے موت ہوئی۔ تو انگریز گورنر پھانسی کے دن بچشم فرعون یہ نظارہ دیکھنے کے لئے آیا۔ سزائے موت پانے والوں کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ وہ ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے تھے۔ اور پرجوش نعرے لگا رہے تھے۔ انگریز گورنر نے حیران ہو کر پوچھا کہ تھوڑی دیر بعد یہ لوگ پھانسی چڑھنے والے ہیں۔ آخر انہیں خوشی کس بات کی ہے؟ انگریز سپرنٹنڈنٹ جیل نے بتایا کہ ان کے مذہب میں یہ شہادت کی موت ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ اس طرح مر کر سیدھے جنت میں جائیں گے۔ گورنر کو بتایا گیا کہ وہ موت کے لمحات کا بے قراری سے انتظار کر رہے ہیں۔ جب سے انہیں پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے ان کا وزن خوشی سے بڑھ گیا ہے۔ انگریز گورنر نے یہ سن کر کہا' اگر یہ معاملہ ہے تو ہم انہیں خوش نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ حکم دیا گیا کہ ان کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا جائے۔

؎ صیاد نے تیرے اسیروں کو آخر یہ کہہ کر چھوڑ دیا
یہ لوگ قفس میں رہ کر بھی گلشن کا نظارہ کرتے ہیں

تحریک آزادی کے متوالوں کے جذبہ جنون کو بیان کرتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مخصوص لے میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ اور کسی مجلس میں یہی شعر سنتے تو دیر تک سر دھنتے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ اسی قافلہ حریت کی نشانی تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً" دس بارہ برس جیل کی کال کوٹھڑی میں گذارے۔ بظاہر یہ معمولی سی بات محسوس ہوتی ہے لیکن پس دیوار زنداں جہاں کی دنیا ہی اور ہوتی ہے۔ قید یا قید تنہائی کا ایک ایک لمحہ کس قدر بھاری ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں۔ جنہوں نے جیل کی ہوا کے ساتھ وہاں کی دال بھی کھائی ہو۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے قید و بند کے مرحلوں میں مصائب و آلام کی گھڑیوں میں آزمائش و ابتلا کے لمحات میں صبر و استقامت' جرات و شجاعت' کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ ان کے پائے ثبات میں ذرا برابر بھی لغزش نہ آئی۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

" دوست جیل کے مصائب باہر آکر لوگوں کو سنانے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ اور میں اسے عیب سمجھتا ہوں۔ میں ان مصیبتوں کو رسوا کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ میرے لئے جیل خانہ صرف نقل مکانی ہے۔ اپنے کرد و پیش باغ و بہار فراہم کر لیتا ہوں اور قیدیوں گزر جاتی ہے جیسے صحراؤں سے بادل گزر جاتا ہے۔ "

مصائب اور تکالیف کا ذکر کرنا اہل درد کا شیوہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے راہ حق میں تکلیفوں اور مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کیا اور ان کا ذکر تک نہ کیا۔ حالانکہ کوئی کہنہ مشق

خطیب مصائب کے ذکر سے اشکوں کی برسات کا موقع ہاتھ سے کہیں جانے دیتا۔

اہل دل شدت غم سے کہیں گھبراتے ہیں
اوس پڑتی ہے تو پھول اور نکھر جاتے ہیں

فرنگی سامراج کی نفرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے رگ و ریشے میں سرایت کر گئی تھی۔ فرمایا کرتے تھے" میں ان سوروں کا ریوڑ چرانے کو تیار ہوں جو برٹش امپریلزم کی کھیتی کو ویران کریں گے۔ "شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے زبان کا جادو جگا کر برصغیر کے لوگوں کے ذہنوں میں انگریز سامراج کے خلاف نفرت کا بیج بویا۔ اپنی تقاریر میں اکثر فرمایا کرتے تھے" خدا کی عبادت' رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور انگریز سے بغاوت یہ میرا ایمان ہے اور رہے گا۔ خدا معبود ہے' محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب اور انگریز مغضوب۔ "ایک مرتبہ جیل میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ غالباً" مطالعہ میں مشغول تھے انگریز سپرنٹنڈنٹ جیل حاضر خدمت ہوا۔ کہنے لگا شاہ جی میرے لائق کوئی خدمت؟ آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ اس نے دوسری دفعہ پھر وہی جملہ دہرایا تو شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا' جی ہاں آپ میرا ملک چھوڑ کر تشریف لے جائیں۔ یہی خدمت کافی ہے۔ اسلام کی سربلندی اور آزادی وطن کے لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام صلاحیتوں کو وقف کردیا تھا۔ معروف دانشور علامہ علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سچ کہا تھا۔

" اسلام اور آزادی وطن پر دل وجان سے قربان ہونا امیر شریعت کی زندگی کا منتہا تھا۔ "

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کے مشن میں کامیاب و کامران ہوئے۔ انگریز سامراج کو بستر باندھ کر برصغیر سے رخصت ہونا پڑا لیکن جانے سے پہلے فرنگی قادیانی فتنہ کی بنیاد رکھ گیا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ انگریز کے اس ایجاد کردہ فتنے کو کیونکر برداشت کرسکتے تھے؟ وہ برطانوی سامراج کے ہر نقش کہن کو مٹا دینا عبادت سمجھتے تھے۔ چنانچہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انگریز کے خود کاشتہ پودے کے خلاف جہاد جاری رکھا اور اس فتنہ کے عقائد وعزائم کو بے نقاب کرتے رہے۔ یہ مشن بھی خاصا کٹھن اور دشوار گزار تھا۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز نبوت کو برطانوی حکومت کی مکمل تائید وحمایت اور سرپرستی حاصل تھی۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو اس مشن پر لگانے اور انہیں اٹھانے والی محرک شخصیت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ وقت نے سچ ثابت کردکھایا کہ قادیانی فتنہ کی بیخ کنی کے لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت اور دور رس نگاہ کا کمال تھا۔ مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی عظمت رفتہ کی ایک نشانی تھے۔ مئی ۱۹۳۰ء لاہور میں انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام ہونے والے ایک خصوصی اجلاس میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو امیر شریعت کا لقب دیا گیا۔ شیرانوالہ گیٹ لاہور میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے مسکن کے قریب آج بھی وہ بوہڑ کا

تاریخی درخت موجود ہے۔ جس کے نیچے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ امیر شریعت بنائے گئے۔ پانچ صد جید اور مستند علماء نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جن آنکھوں نے اس اجلاس کا روح پرور منظر دیکھا وہ اسے ناقابل فراموش یادگار اور عہد آفریں قرار دیتے ہیں۔ کیا منظر ہوگا جب وقت کے امام اور علم کے شہسوار نے بیعت کے لئے اپنے ہاتھ عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں دیئے ہوں گے۔ مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیت اور اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے پیش نظر اجلاس میں یہ رائے دی کہ ہمیں اپنا ایک امیر منتخب کرلینا چاہئے جس کی قیادت میں اسلام کی سربلندی اور وطن کی آزادی کے لئے کام کیا جائے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقصد کے لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام پیش کرکے اپنے دونوں ہاتھ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں دے دیئے۔ سید کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس ہاتھوں کے لمس نے شاہ جی کے جسم میں بجلی کی لہر دوڑا دی۔ جسم کانپنے لگا' چہرہ اشکبار ہوگیا' آنکھیں چھم چھم برسنے لگیں۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ پر رقت طاری ہوگئی' ہچکی بندھ گئی' کچھ دیر بعد فرمایا ایسے جید علما کی موجودگی میں بخاری اس منصب کا اہل نہیں۔ مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے لاجواب انتخاب پر علما عش عش کراٹھے اور والہانہ بیعت کے لئے لپکے۔ دوسری بیعت مولانا عبدالعزیز گوجرانولہ' تیسری بیعت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ' اور چوتھی بیعت کی سعادت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے حاصل کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے چوتھے ہی امیر منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں انہی کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ ہوا۔ امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت نے عطاء اللہ شاہ بخاری کو عظمت کی معراج پر پہنچادیا۔ اس وقت ''انقلاب'' لاہور میں یہ اشعار شائع ہوئے۔

کی ہے اک شاگرد کی استاد نے بیعت قبول
بڑھ گیا ہے مہر سے کس درجہ رتبہ ماہ کا
انقلاب آسماں دیکھو کہ ایک ادنیٰ مرید
پیر انور شاہ کشمیریؒ جیسا ہے عطاء اللہؒ کا

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام عمر جگرداری سے قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کرکے مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کا حق ادا کردیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ قادیانی جماعت کو برطانوی حکومت کی مکمل آشیرباد حاصل ہے۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیرالدین محمود انگریز حکومت کے کھونٹے پر طاقت کے نشہ میں مخمور تھا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ جرات اور بیباکی کے ساتھ قادیانیت کے بخیے ادھیڑتے رہے۔ ۱۹۳۴ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیان میں حکومتی پابندیوں اور قادیانیوں کی مزاحمت کے باوجود احرار کانفرنس کا

انعقاد کرکے قادیانیت کے قلعے کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ ڈالا۔ اس موقع پر شاہ جیؒ نے معرکۃ الاراء خطاب کیا۔ بخاریؒ کی للکار نے مسلمانوں کو نیا عزم اور حوصلہ بخشا۔ قیام پاکستان کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے بے سروسامانی کے عالم میں ملتان آن بسیرا کیا۔ اب ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ احرار کی قوت منتشر ہوگئی تھی۔ شاہ جیؒ خطوط میں اپنے آپ کو غریب الدیار لکھتے تھے۔ بڑھاپا اور مختلف عوارض اس کے علاوہ تھے۔ غالباً ۱۹۴۹ء میں مسلح افواج کے چند افسران شاہ جیؒ کو ملنے آئے۔ انہوں نے قادیانی اثر و نفوذ سے شاہ جیؒ کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ قادیانی جماعت اقتدار حاصل کرنے کے قریب ہے۔ ہماری نظر میں اس خطرے کا سدباب آپ سے بہتر اور کوئی شخصیت نہیں کرسکتی۔ شاہ جیؒ نے ایک آہ بھری۔۔۔۔۔۔۔ جیسے عمر رفتہ یاد آگئی ہو۔ بے بسی کے اس عالم میں وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ کچھ دیر چپ رہے۔ پھر فرمایا اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں‘ ہنگامہ خیز زندگی میں تحریکیں اٹھانے چلانے والے احراری جرنیل کے جملے میں اس کی پوری تاریخ سمٹی نظر آتی ہے۔ فوج کے افسران اپنا فرض ادا کرکے چلے گئے اور شاہ جیؒ گہری سوچ میں گم ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اعلیٰ بصیرت اور غیر معمولی دور اندیشی عطا کر رکھی تھی۔ انہیں اس بات کا بخوبی علم تھا کہ احرار کی سیاسی حیثیت ختم کئے بغیر قادیانیوں کے خلاف کوئی سی تحریک کامیاب نہ ہوسکے گی۔ احرار شاہ جیؒ کا سرمایہ حیات اور کارکن سرمایہ افتخار تھے۔ لیکن عظیم قائد نے اپنی سیاسی زندگی کا کل اثاثہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے قربان کردینے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے لاہور کے عظیم الشان اجتماع میں احرار کارکنوں کی برستی آنکھوں میں اپنی سیاسی حیثیت ختم کرنے کا اعلان کردیا۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود پوری شدت سے شاہ جیؒ نے قادیانیوں کے خلاف تحریک کا آغاز کردیا۔ چوہدری سر ظفر اللہ خان قادیانی وزیر خارجہ تھا۔ قادیانی جماعت منہ زور گھوڑے کی مانند حدود وقیود کو پھلانگ رہی تھی۔ حکومت وقت نے طاقت کے ذریعہ تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ ۱۹۳۵ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ شاہ جیؒ سمیت تحریک کے تمام قائدین کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ اگرچہ تحریک بظاہر ناکام ہوگئی۔ لیکن خانہ ساز نبوت کے اقتدار کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔

ٹھوکر سے میرا پاؤں زخمی ہوا ضرور
رستے میں جو کھڑا تھا کوہسار ہٹ گیا

رہائی کے بعد حضرت امیر شریعتؒ سے کسی سرکاری افسر نے طنزاً پوچھا۔ شاہ جی وہ آپ کی تحریک کا کیا بنا۔ آپؒ نے برجستہ فرمایا:

” بظاہر آپ کی حکومت نے اس تحریک کو گولی کے ساتھ دبا دیا ہے لیکن میں نے تحریک کے ذریعہ مسلمانوں کے دلوں کی زمین میں ‘ایک ٹائم بم چھپا دیا ہے۔ جب وہ اپنے وقت پر پھٹے گا تو قادیانیوں کو اقتدار کی کوئی طاقت تباہی و بربادی سے نہیں بچاسکے گی۔ “

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی کے مطابق انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسالت ﷺ کا جو ٹائم بم فٹ کیا تھا۔ وہ اکیس برس بعد ایسا پٹا کہ امریکہ برطانیہ سمیت پورا یورپ قادیانی فتنہ کی کوئی سی مدد نہ کرسکا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے شہیدوں کا خون رنگ لایا۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں وقت کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرکے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں اتحاد بین المسلمین کے جو ایمان پرور نظارے دیکھے گئے وہ بھی امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص اور دلی تڑپ کے مرہون منت تھے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت ﷺ کے لئے تمام مکاتب فکر راہنماؤں‘ دیوبندیوں‘ بریلویوں‘ اہل حدیثوں‘ اہل تشیع‘ سبھی کو ایک پلیٹ فارم پر لاکھڑا کیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے اتحاد کے سب سے بڑے داعی اور سچے علمبردار تھے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اولوالعزم قائد اور بے بدل خطیب تھے۔ ایک وقت میں بے شمار اوصاف و کمالات ان کی ذات میں جمع ہوگئے تھے۔ اللہ نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کا حافظہ دیا تھا۔ بذلہ سنجی حاضر جوابی میں ان کا جواب نہ تھا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ پوپ قسم کے عالم دین یا پیر نہ تھے جو مریدین کو دیکھتے ہی بزرگی اور روحانیت کا خول چڑھا لیتے ہوں۔ عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر باطن ایک تھا۔ وہ ایک کھلی کتاب کی مانند تھے جو چاہتا کچھ وقت ساتھ گزار کر انہیں پڑھ لیتا۔ یہ وصف ہمارے دینی راہنماؤں میں بہت کم پایا جاتا ہے۔ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے مقبول عام ہونے کی اصل خوبی ان کی خداداد خطابت تھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد‘ ظفر علی خان‘ بہادر یار جنگ‘ اس دور کے مانے ہوئے مقرر تھے۔ لیکن شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی سحر انگیز خطابت کے سامنے ان کا چراغ بھی نہ جل سکا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی لذت تقریر کے بعد سامعین کے کان کسی اور آواز کو سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے تھے۔

ے ابھرے تو آندھی بپھرے تو طوفان
چٹکے تو غنچہ‘ لرزے تو شبنم

خطابت کا جادو جگانے کے لئے خطیب یا مقرر کو سحر آفرین شخصیت کا حامل ہونا بھی ضروری ہے۔ قدرت نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو حسن و جمال کے ساتھ پیغمبرانہ وجاہت بھی عطا کر رکھی تھی۔ کسی مقرر کو لوگ دیکھنا

چاہتے ہیں تو کسی کو فقط سننا چاہتے ہیں۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ شنید کے ساتھ دید کی چیز بھی تھے۔ ایک انگریز فلم ساز نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو تقریر کرتے دیکھا۔ زبان وبیان نہ سمجھنے کے باوجود دیکھتا ہی رہ گیا۔ پھر آپ کی تصویر دیکھ کر کہا ہالی وڈ کے فلم سازوں کو مسیح مقدس کے کردار کے لئے اس سے موزوں چہرہ نہیں مل سکتا۔ مولانا محمد علی جوہر خود بڑے خطیب تھے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو سنا تو ان کی ساحرانہ خطابت کے بارے میں فرمایا۔

بخاری عجب تاثیر تیرے بیاں میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام خطابت عشق رسالت ﷺ سے عبارت تھی۔ وہ بولتے نہیں تھے موتی رولتے تھے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حسن کلام سے پھول جھڑتے تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر میں فصاحت' بلاغت' لطافت' اور سلاست تھی۔ تقریر میں ٹھہراؤ بھی ہوتا روانی' جولانی اور طغیانی بھی ہوتی۔ راقم نے بے شمار خطیبوں کو سنا۔ بعض مقرر سامعین کو ہنسانا جانتے ہیں اور رلانے کا ملکہ بھی رکھتے ہیں۔ شاہ جی تمام مقرروں سے منفرد تھے۔ وہ ہنستوں کو رلانے اور رلاتوں کو ہنسانے کا فن جانتے تھے۔ آٹھ دس گھنٹے مسلسل بلا تکان کھڑے ہو کر بولنا شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا کمال تھا۔ اعجاز بیان اور سحر خطابت کا یہ عالم تھا کہ بخاری کو دیکھنے اور سننے والے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہی گھروں کو لوٹتے تھے۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ مخالف سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جلسہ خراب کرنے آئے۔ اس زمانے میں رات کا جلسہ الٹانا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ جلسہ خراب کرنے والے مبہوت ہو کر ساری رات شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو سنتے رہے۔ جب شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی آذان کے ساتھ اختتام جلسہ کا اعلان کیا تو مخالفین کو ہوش آیا کہ وہ کس مقصد کے لئے جلسہ گاہ میں آئے تھے؟ اسلام میں جادو حرام ہے۔ لیکن جنہوں نے عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا وہ گواہ ہیں کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ تقریر شروع کرتے تو اسٹیج ان کے قبضہ میں اور سامعین شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی مٹھی میں بند ہوتے۔ یہ سحر نہیں تو کیا ہے' پوری رات گزر جاتی اور خود شب کو خبر نہ ہوتی۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا حسن خطابت سے' خطابت کا حسن شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے' اور دونوں چیزوں کا حسن قرآن کی تلاوت سے وابستہ تھا۔ قیام پاکستان سے قبل ہندو' سکھ' بھی شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو سننے کے لئے آیا کرتے تھے۔ ہندو کہتے تھے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے گلے میں بھگوان بولتا ہے۔ جب شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ دوران تقریر قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو ہندو وسکھ بھی جھوم اٹھتے۔ قرآن کا عشق اور صاحب قرآن ﷺ کی محبت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کا سرمایہ تھے۔ مولانا ظفر علی خان صاحب طرز خطیب تھے۔ لیکن انہوں نے بھی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کی عظمت کا اعتراف کچھ اس طرح کیا ہے۔

؎ کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں

آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ اپنے زمانہ کے شعلہ بیاں خطیب تھے۔ شاہ جی رحمہ اللہ نے انہیں سنا تو بہت خوش ہوئے فرمایا الحمدللہ میرا بڑھاپا جوان ہوگیا۔ شورش کشمیری رحمہ اللہ نے شاہ جی رحمہ اللہ کے بارے میں کہا ہے۔

؎ خطیب اعظم عرب کا نغمہ عجم کی لے میں سنا رہا ہے
سر چمن چھپا رہا ہے' سر وفا مسکرا رہا ہے

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء بمطابق یکم ربیع الاول ۱۳۱۰ھ صوبہ بہار پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ساری زندگی اسلام کی سربلندی' وطن کی آزادی اور عمر کے آخری حصہ میں وطن عزیز کے دفاع اور استحکام پاکستان کے لئے خلوص دل سے کام کیا۔ شاہ جی رحمہ اللہ کی قومی' ملی' اور سماجی خدمات اس قدر ہیں کہ ایک مضمون میں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ معرکہ آلاراء زندگی گزار کر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ وہاں لوٹ گئے جہاں سے کوئی واپس نہیں آیا۔ آخری حصہ عمر میں فرمایا کرتے تھے۔

" اب میں وہاں چلا جاؤں گا جہاں سے لوٹ کر کوئی نہیں آیا کرتا۔ پھر تم مجھے پکارو گے مگر تمہاری پکار تمہارے ہی کانوں سے ٹکرا ٹکرا کر تمہیں ہلکان کردے گی۔"

۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو ڈھلتی شام کے سورج کے ساتھ ہی خطابت کا آفتاب اور عظمت انسانی کا ماہتاب بھی غروب ہوگیا۔ راقم کا بچپن کا زمانہ تھا۔ شاہ جی رحمہ اللہ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ سوگواروں کا اتنا بڑا ہجوم میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ ملتان ریلوے اسٹیشن پر لاہور سے آغا شورش کشمیری' شیخ حسام الدین' ماسٹر تاج الدین'' کی قیادت میں ٹرین سے جب قافلہ پہنچا تو قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ ننگے سر زارو قطار رو رہے تھے۔ وہ رقت انگیز منظر مجھے آج بھی یاد ہے۔ جب شاہ جی رحمہ اللہ کو ملتان کے عام قبرستان میں تہہ خاک اتارا گیا تو احرار کارکنوں کی گریہ زاری ساون بھادوں کا منظر پیش کررہی تھی۔ ہر آنکھ پرنم ہر چہرہ اشکبار تھا۔

؎ مرنے والے تجھے روئے گا زمانہ برسوں

العرف الوردی فی اخبار المهدی

تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین الحسینی مدظلہ

قسط نمبر ۳

وأخرج (ك) البزار عن أنس «أن النبي ﷺ كان نائما في بيت أم سلمة فانتبه وهو يسترجع فقالت: يارسول الله مم تسترجع؟ قال: من قبل جيش يجيء من قبل العراق في طلب رجل من أهل المدينة يمنعه الله منهم فاذا علوا البيداء من ذي الحليفة خسف بهم فلا يدرك أعلاهم أسفلهم ولا يدرك أسفلهم أعلاهم إلى يوم القيامة».

ترجمہ:۔ امام بزارؒ حضرت انس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلمیٰؓ کے گھر میں سوئے ہوئے تھے کہ اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے نیند سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ام سلمیٰؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کس وجہ سے اناللہ پڑھ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا' ایک لشکر کے اندیشہ سے جو عراق کی جانب سے سکان مدینہ میں سے ایک شخص کی تلاش میں (مدینہ منورہ) آئے گا (لیکن) اس لشکر سے اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ جب یہ ذی الحلیفہ کے ایک چٹیل میدان پر چڑھیں گے انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پس ان میں سے اوپر کی طرف والا نچلی طرف والے کو اور نچلی طرف والا اپنی اوپر کی طرف والے کو قیامت کے دن تک نہیں پاسکے گا۔

وأخرج (ك) البزار عن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: «سيكون في أمتي خليفة يحثو المال حثياً لا يعده عداً»، وأخرج أحمد عن أبي سعيد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «إن من أمرائكم أميراً يحثو المال حثوا ولا يعده يأتيه الرجل فيسأله فيقول خذ فيبسط ثوبه فيحثو فيه فيأخذه ثم ينطلق».

ترجمہ:۔ امام بزارؒ نے حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' آئندہ زمانے میں میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو لپس بھر بھر کر مال دے گا اور اسے بالکل شمار نہیں کرے گا۔ امام احمدؒ نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا بلاشک تمہارے امراء میں سے ایک ایسا امیر آئے گا جو گنے بغیر لوگوں میں لپس بھر بھر کر مال و دولت دے گا۔ ایک شخص اس کے پاس آکر سوال کرے گا۔ وہ کہے گا لے' پس وہ اپنی چادر پھیلا دے گا۔ وہ امیر اس میں لپس بھر بھر کر ڈالے گا اور وہ آدمی لے کر چلا جائے گا۔

واخرج (ك) الطبرانی فی الاوسط عن طلحة بن عبید الله عن النبی ﷺ قال: « ستکون فتنة لایهدأ منها جانب الاجاش منها جانب حتی ینادی مناد من السماء ان أمیرکم فلان » وأخرج أبو نعیم عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: « یخرج المهدی وعلی رأسه (۱) عمامة فیها مناد ینادی هذا المهدی خلیفة الله فاتبعوه » ۔

ترجمہ :۔ امام طبرانیؒ نے اوسط میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے آئندہ زمانے میں (قیامت کے قریب) ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جس کا ایک پہلو دب جائے گا تو دوسرا ابھر آئے گا۔ یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی صدا لگائے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔ ابو نعیمؒ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' مہدی اس حال میں خروج فرمائیں گے کہ ان کے سر پر ایک عمامہ ہوگا۔ اس حال میں ایک منادی یہ آواز لگا رہا ہوگا کہ یہ مہدی اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پس ان کی پیروی کرو۔

وأخرج (ك) أبو نعیم . والخطیب فی تلخیص المتشابه عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: « یخرج المهدی وعلی رأسه ملك ینادی إن هذا المهدی فاتبعوه » ۔

ترجمہ :۔ امام ابو نعیمؒ نے اسی طرح خطیبؒ نے "تلخیص المتشابہ" میں حضرت ابن عمر ؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روایت کیا ہے کہ مہدی اس حالت میں ظاہر ہوں گے کہ ان کے سر پر ایک فرشتہ یہ منادی کرے گا کہ بیشک یہ مہدی ہیں ان کی اتباع کرو۔

واخرج (ك) ابن أبی شیبة عن عاصم بن عمر البجلی قال: لینادین باسم رجل من السماء لاینکره الدلیل ولایمتنع منه الذلیل ۔

ترجمہ :۔ ابن ابی شیبہؒ حضرت عاصم بن عمر جبلی ؓ سے روایت کرتے ہیں البتہ ضرور اس شخص (امام مہدی) کا نام لے کر آسمان سے صدا لگائی جائے گی کوئی رہنما نہ اس کا انکار کر سکے گا اور نہ اس سے کوئی حجت مانع ہوگی۔

وأخرج (ك) الطبرانی فی الأوسط من طریق عمر بن علی عن علی بن أبی طالب « أنه قال للنبی ﷺ: أمنا المهدی أم من غیرنا یارسول الله؟ قال: بل منا بنا یختم الله کما بنا فتح وبنا یستنقذون من الشرك وبنا یؤلف الله بین قلوبهم بعد عداوة بینة کما ألف بین قلوبهم بعد عداوة الشرك » وأخرج نعیم بن حماد . وأبو نعیم من طریق مکحول عن علی « قال قلت: یارسول الله أمنا آل محمد المهدی أم من غیرنا؟ فقال: لابل منا یختم الله به الدین کما فتح بنا وبنا ینقذون من الفتنة کما أنقذوا من الشرك وبنا یؤلف الله بین قلوبهم بعد عداوة الفتنة کما ألف بین قلوبهم بعد عداوة الشرك وبنا یصبحون بعد عداوة الفتنة إخوانا کما أصبحوا بعد

عدواة الشرك اخوانآ فی دینہم ٭ ہ

اول و آخر برکات کا ظہور

ترجمہ :۔ امام طبرانیؒ ''اوسط'' میں حضرت عمر بن علی ؓ کے طریق سے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے یا ہمارے غیر میں سے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نہیں' بلکہ وہ ہم اہل بیت میں سے ہی ہوں گے۔ ہم پر ہی اللہ تعالیٰ (دین اسلام کے استحکام کو) ختم فرمائیں گے جیسا کہ ہم سے ہی استحکام اسلام کا آغاز فرمایا تھا اور ہماری وجہ سے ہی لوگ شرک سے چھٹکارا پائیں گے اور ہماری ہی وجہ سے اللہ تعالیٰ کھلی دشمنی کے بعد ان (پیروان امام مہدی) کے دلوں میں الفت ڈالیں گے۔ جیسا کہ شرکیہ دشمنی کے بعد (میرے آنے پر) ان کے دلوں میں الفت پیدا کی۔ نعیم بن حمادؒ اور امام ابو نعیمؒ حضرت مکحولؒ کے طریق سے سیدنا علی ؓ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ کیا مہدی علیہ الرضوان ہم اہل بیت میں سے ہوں گے یا غیر خاندان سے؟ آپ نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ ہم اہل بیت میں سے ہوں گے۔ دین اسلام (کے استحکام) کو اللہ تعالیٰ اس پر ایسے ہی ختم فرمائیں گے جیسے ہم سے دین (کے استحکام) کا آغاز فرمایا تھا۔ اور ہماری ہی وجہ سے لوگ (اس وقت کے) فتنہ سے محفوظ رہیں گے جیسے (میرے آنے پر) وہ شرک سے بچائے گئے۔ اور ہماری ہی وجہ سے (اس وقت) فتنہ کی عداوت کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں محبت ڈالیں گے جیسے (میری بعثت پر) شرک کی دشمنی کے بعد ان کے دلوں میں محبت ڈال دی۔ اور وہ ویسے ہی فتنہ کی عداوت کے بعد بھائی بھائی بن جائیں گے جیسا کہ (میرے اعلان نبوت پر) شرک کی عداوت کے بعد دینی طور پر بھائی بھائی بن گئے۔

وأخرج (ك) الطبرانی فی الأوسط ۔ والحاکم عن أم سلمة قالت: قال رسول اللہ ﷺ: ٭ یبایع لرجل بین الرکن والمقام عدة أهل بدر فیأتیه عصائب أهل العراق وأبدال أهل الشام فیغزوه جیش من أهل الشام حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بهم ٭ ہ

اولیائے عراق و ابدال شام

ترجمہ :۔ امام طبرانیؒ نے ''اوسط'' میں اور امام حاکمؒ نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' ایک شخص (مہدی) کی بیعت (خلافت) حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان شرکائے بدر کی تعداد (۳۱۳) میں ایک جماعت کرے گی (یہ خبر سن کر) عراقیوں کی نیک دل جماعتیں اور شام کے ابدال آپ (مہدی) کے پاس (بیعت کی غرض سے) حاضر ہوں گے۔ بعد ازاں شامیوں کا ایک لشکر آپ

سے جنگ کرنے کے ارادہ سے چلے گا۔ ابھی وہ (مکہ ومدینہ کے درمیان) ایک میدان میں ہی ہوگا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

وأخرج (ك) الطبرانی فی الأوسط عن أم سلمة قالت : قال رسول الله ﷺ: ویسیر ملك المشرق إلى ملك المغرب فيقتله فيبعث جيشاً الى المدينة فيخسف بهم ثم يبعث جيشا فينشأ ناس من أهل المدينة فيعوذ عائذ بالحرم فيجتمع الناس اليه كالطائر الواردة المتفرقة حتى يجتمع اليه ثلثمائة وأربعة عشر منهم نسوة فيظهر على كل جبار وابن جبار ويظهر من العدل مايتمنى له الأحياء أمواتهم فيحيى سبع سنين ثم ماتحت الأرض خير مافوقها ».

ترجمہ :۔ امام طبرانیؒ نے "اوسط" میں سیدہ ام سلمہؓ کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے 'مشرق کا ایک فرماں روا مغرب کے (دوسرے) فرماں روا (حضرت مہدی علیہ الرضوان) کی طرف جنگ کے ارادہ سے چلے گا تو مغرب کا فرماں روا اسے قتل کرڈالے گا۔ پس (جوش انتقام میں) ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگا۔ اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا بعد ازاں اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ (انتخاب خلیفہ کے لئے) کھڑے ہوں گے تو ایک پناہ لینے والا (مہدی) حرم میں پناہ لے گا (اس لئے مدینہ منورہ سے نکل آئے گا کہ اس کو خلیفہ نہ بنالیا جائے) پس اس کے ارد گرد لوگ ایسے جمع ہوں گے جیسے پانی پر متفرق پرندے آکر جمع ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے پاس تین سو چودہ اشخاص کا اجتماع ہوجائے گا ان میں کچھ عورتیں بھی شامل ہوں گی۔ وہ (مہدی) ہر سرکش پر اور سرکش کی اولاد پر غلبہ پائے گا اور ایسے شاندار عدل کا مظاہرہ کرے گا کہ زندہ لوگ اپنے فوت شدہ لوگوں کی زندگی کی تمنا کریں گے (کاش یہ فوت شدہ لوگ بھی زندہ ہوتے اور اس شان عدل کا مشاہدہ کرتے پس وہ سات سال اقتدار سنبھالیں گے اور ان کی وفات ہوجائے گی) پھر تو مخلوق کے لئے زمین کا پیٹ (قبر) زمین کی پشت سے بہتر ہوگا۔

وأخرج (ك) الطبرانی فی الأوسط عن ابن عمر وأن النبی ﷺ أخذ بيد علی فقال: سيخرج من صلب هذا فتى يملأ الأرض قسطا وعدلا فاذا رأيتم ذلك فعليكم بالفتى التميمی فانه يقبل من قبل المشرق وهو صاحب راية المهدى ».

ترجمہ :۔ طبرانیؒ نے "اوسط" میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا' مستقبل میں اس شخص کی پشت سے ایک جوان پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے لبریز کردے گا۔ پس جب تم اسے دیکھو تو تمیمی جوان کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ مشرق کی جانب سے آئے گا اور وہ مہدی کا علمبردار ہوگا۔

وأخرج (ك) الطبرانی فی الأوسط عن أم حبیبة سمعت رسول الله ﷺ یقول : « یخرج ناس من قبل المشرق یریدون رجلا عند البیت حتی اذا کانوا ببیداء من الأرض خسف بهم » ․

ترجمہ :۔ طبرانیؒ نے ”اوسط“ میں ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ چلیں گے جن کا ارادہ بیت اللہ کے جوار میں رہنے والے ایک شخص (حضرت مہدی) سے جنگ کرنے کا ہوگا۔ ابھی یہ لوگ ایک چٹیل میدان میں ہی ہوں گے کہ انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

وأخرج (ك) الطبرانی فی الأوسط ․ ونعیم ․ وابن عساکر عن علی« أن رسول الله ﷺ قال : یکون فی آخر الزمان فتنة تحصل (۱) الناس کما یحصل الذهب فی المعدن فلا تسبوا أهل الشام ولکن سبوا شرارهم فان فیهم الابدال یوشك أن یرسل علی أهل الشام سیب (۲) من السماء فیفرق جماعتهم حتی لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم فعند ذلك یخرج خارج من أهل بیتی ثلاث رایات المکثر یقول : هم خمسة عشر ألفا والمقلل یقول هم اثنا عشر ألفا أمارتهم أمت أمت یلقون سبع رایات تحت کل رایة منها رجل یطلب الملك فیقتلهم الله جمیعا ویرد الله الی المسلمین ألفتهم ونعمتهم وقاصیهم ودانیهم » وأخرج نعیم بن حماد ․ والحاکم وصححه عن علی بن ابی طالب قال : « ستکون فتنة یحصل الناس منها کما یحصل الذهب فی المعدن فلا تسبوا أهل الشام وسبوا ظلمتهم فان فیهم الابدال وسیرسل الله سیبا من السماء فیغرقهم حتی لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم ثم یبعث الله عند ذلك رجلا من عترة الرسول ﷺ فی اثنی عشر ألفا ان قلوا وخمسة عشر ألفا ان کثروا أمارتهم ۔ أی علامتهم۔ أمت أمت علی ثلاث رایات یقاتلهم أهل سبع رایات لیس من صاحب رایة الا وهو یطمع بالملك فیقتلون ویهزمون ثم یظهر الهاشمی فیرد الله الی المسلمین ألفتهم ونعمتهم فیکونون علی ذلك حتی یخرج الدجال» وأخرج الطبرانی فی الأوسط ․ وأبو نعیم عن أبی سعید الخدری سمعت رسول الله ﷺ یقول : « یخرج رجل من أهل بیتی یقول بسنتی ینزل الله له القطر من السماء وتخرج له الأرض من برکتها تملأ الأرض منه قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما یعمل علی هذه الأمة سبع سنین وینزل بیت المقدس » ․

کھرے اور کھوٹے کا امتیاز

ترجمہ :۔ طبرانیؒ نے ”اوسط“ میں اور نعیم بن حمادؒ، ابن عساکرؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک فتنہ رونما ہوگا جو لوگوں کو ایسے کھرا اور خالص کردے گا جیسے کان میں ”سونا“ کھرا اور خالص ہوتا ہے۔ اہل شام کو برا بھلا نہ کہو۔ ان میں برے لوگوں کو ہی برا بھلا کہنا۔ کیونکہ ان (اہل شام) میں ابدال بھی ہوتے ہیں قریب ہے اہل شام پر آسمان سے بارش نازل ہو جو ان

(میں بروں) کی جماعت کو غرق کردے۔ یہاں تک کہ اگر ان سے لومڑیوں کا مقابلہ ہو وہ بھی ان لوگوں پر غالب آجائیں گی۔ اس وقت میرے اہل بیت سے ایک شخص تین پرچموں کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ زیادہ خیال کرنے والا (ان کی جماعت میں شامل لوگوں کو) پندرہ ہزار اور کم خیال کرنے والا انہیں بارہ ہزار خیال کرے گا۔ ان کی علامت ”امت امت“ ہوگی۔ ان کا تصادم سات جھنڈوں والی جنگجو قوم سے ہوگا۔ ہر جھنڈے کے نیچے اقتدار کا خواہش مند شخص ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ ان تمام کو برباد کردیں گے۔ اور مسلمانوں کی طرف ان کی (پہلے والی) الفت وخوشحالی کو اور ان کے دور ونزدیک کے شخص کو لوٹا دیں گے۔ امام نعیم بن حمادؒ اسی طرح امام حاکمؒ نے صحیح قرار دیتے ہوئے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کیا ہے کہ مستقبل میں ایسا فتنہ واقع ہوگا جو لوگوں کو ایسے کھرا اور خالص کردے گا جیسے کان میں سونا کھرا اور خالص ہوتا ہے۔ پس تم اہل شام کی بدگوئی مت کرنا۔ اہل شام میں ظالم لوگوں کی ہی بدگوئی کرنا۔ کیونکہ اہل شام میں ابدال بھی ہوتے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل کریں گے جو ان ظالموں کو غرق کردے گی حتیٰ کہ اگر لومڑیاں بھی ان کے مقابلہ پر آئیں وہ بھی ان لوگوں پر غلبہ پالیں گی۔ اس وقت عترت رسول ﷺ میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ (کم از کم) بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار کی جماعت کے ساتھ مبعوث کریں گے۔ ان کا (شناختی) نشان تین پرچموں پر ”امت امت“ ہوگا۔ ان سے سات جھنڈوں والی ایک جماعت کی جنگ ہوگی ہر علمبردار حکومت پرست ہوگا۔ پس وہ قتل کردی جائے گی اور شکست سے دوچار ہوگی۔ بعد ازاں ایک ہاشمی شخص (مہدی علیہ الرضوان) ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی (پہلی) الفت وخوشحالی کو بحال کردیں گے۔ وہ اسی طرح آسودہ حال رہیں گے یہاں تک کہ دجال کا خروج ہوگا۔ امام طبرانیؒ نے ”اوسط“ میں اور ابو نعیمؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو میری سنت کی اشاعت کرے گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائیں گے اور زمین اپنی برکات ظاہر کرے گی۔ ساری دھرتی عدل وانصاف سے ایسے پر ہوجائے گی جیسے اس سے قبل ظلم وجور سے پر تھی۔ وہ شخص (حضرت مہدی علیہ الرضوان) اس امت پر سات سال حکمرانی کریں گے اور (آخر میں) ان کی رہائش بیت المقدس میں ہوگی۔

وأخرج (ك) الدارقطني في الافراد . والطبراني في الأوسط عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال . « يكون في أمتي المهدي ان قصر عمره فسبع والاثمان وإلا فتسع سنين ينعم أمتي فيها نعمة لم ينعموا مثلها البر منهم والفاجر يرسل الله عليهم السماء مدراراً ولا تدخر الأرض شيئاً من النبات ويكون المال كدوسا يقول الرجل يامهدي أعطني فيقول خذ » .

ترجمہ :۔ امام دار قطنیؒ نے ’’افراد‘‘ میں اور امام طبرانیؒ نے ’’اوسط‘‘ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے‘ میری امت میں مہدی علیہ الرضوان آئیں گے ان کے اقتدار کی عمر اگر کم ہوئی تو سات‘ ورنہ آٹھ‘ ورنہ نو سال ہوگی۔ اس میں میری امت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کوئی صالح وفاجر ایسا خوشحال نہ ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے موسلادھار بارش برسائیں گے اور اپنی پیداوار میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گی۔ مال ودولت کے ڈھیر پر ڈھیر لگے ہوں گے۔ ایک شخص کہے گا‘ اے مہدی ! مجھے دیجئے۔ وہ جواب میں کہیں گے (جتنا چاہو) خود اٹھالو۔

وأخرج (ك) أبو يعلى عن أبي هريرة قال : « حدثني خليلي أبو القاسم ﷺ قال : لاتقوم الساعة حتى يخرج عليهم رجل من أهل بيتي فيضربهم حتى يرجعوا الى الحق قلت : وكم يملك ؟ قال خمساً واثنين » .

ترجمہ :۔ ابو یعلیٰؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے بیان فرمایا‘ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص لوگوں میں ظاہر نہ ہو۔ وہ انہیں مارے گا بھی تاکہ حق کی طرف لوٹ آئیں۔ دریافت کیا وہ کتنے سال حکومت کریں گے۔ فرمایا پانچ سال اور دو سال (سات سال)۔

وأخرج (ك) أبو يعلى . وابن عساكر عن أبي سعيد قال : قال رسول الله ﷺ : « يكون في آخر الزمان عند تظاهر من الفتن وانقطاع من الزمن أمير أول مايكون عطاؤه للناس ان يأتيه الرجل فيحثي له في حجره يهمه من يقبل منه صدقة ذلك المال لما يصيب الناس من الفرج » .

ترجمہ :۔ امام ابو یعلیٰؒ اور حضرت ابن عساکرؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا‘ آخری زمانہ میں فتنوں کے ہجوم اور (دنیا کا) زمانہ ختم ہونے کے وقت ایک امیر پیدا ہوگا۔ اس کی پہلی داد ودہش یہ ہوگی کہ اس کے پاس ایک شخص حاضر ہوگا‘ پس وہ (امیر) اس کی گود میں لپا لپ مال ڈالے گا۔ اس مال کا قصد وہ شخص کرے گا جو اس سے صدقہ کا مال وصول کرنا چاہے ہے۔ کیونکہ لوگ آسودہ حال ہوں گے اور صدقہ کا مستحق مشکل سے ہی دستیاب ہوگا۔

وأخرج (ك) أحمد . ومسلم عن جابر قال : قال رسول الله ﷺ : « يكون في آخر أمتي خليفة يحثي المال حثيا ولا يعده عدا » .

ترجمہ :۔ احمدؒ اور مسلمؒ نے حضرت جابرؓ سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے۔ میری امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو شمار کئے بغیر لوگوں میں لپیں بھر بھر کر مال لٹائے گا۔

وأخرج (ز ك) أحمد . ومسلم عن أبي سعيد . وجابر عن رسول الله ﷺ قال : «يكون فى آخر الزمان خليفة يقسم المال ولا يعده» وأخرج أبو نعيم عن أبي سعيد عن النبى ﷺ قال : «يكون فى أمتى المهدى إن قصر عمره فسبع سنين وإلا فثمان وإلا فتسع سنين تتنعم أمتى فى زمانه نعيما لم يتنعموا مثله قط البر والفاجر يرسل الله السماء عليهم مدرارا ولا تدخر الأرض شيئا من نباتها» وأخرج أبو نعيم عن أبي سعيد عن النبى ﷺ أنه قال : «تملأ الأرض ظلما وجورا فيقوم رجل من عترتى فيملأها قسطا وعدلا يملك سبعا أو تسعا» ، وأخرج أحمد . وأبو نعيم عن أبي سعيد قال : قال النبى ﷺ : «لا تنقضى الدنيا حتى يملك الأرض رجل من أهل بيتى يملأ الأرض عدلا كما ملئت قبله جورا يملك سبع سنين» ۔

سماوی وارضی برکات کا ظہور

ترجمہ :۔ امام احمدؒ اور امام مسلمؒ حضرت ابو سعید خدری ؓ وحضرت جابر ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ آخری زمانہ میں (مسلمانوں کا) ایک خلیفہ (مہدی علیہ الرضوان) ہوگا۔ جو گنے بغیر لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔ امام ابو نعیمؒ حضرت ابو سعید خدری ؓ کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ کہ میری امت میں مہدی ہوں گے۔ ان (کی حکومت) کی عمر اگر کم ہوئی تو سات سال ورنہ آٹھ سال ورنہ نو سال ہے۔ ان کے زمانہ میں میری امت ایسی آسودہ حال ہوگی کہ اس سے پہلے کوئی صالح وبدکار کبھی ایسی آسودگی نہ پاسکا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائیں گے اور زمین اپنی پیداوار میں سے کچھ بھی ذخیرہ نہ کرے گی۔ امام ابو نعیمؒ نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ کہ زمین ظلم وزیادتی سے بھر چکی ہوگی کہ میری عترت میں سے ایک شخص (نظام دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا) ہوگا۔ پس وہ اسے عدل وانصاف سے پر کرڈالے گا۔ سات یا نو سال وہ برسراقتدار رہے گا۔ امام احمدؒ اور ابو نعیمؒ نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے' دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی۔ جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت نہ کرے جو زمین کو عدل سے ایسے لبریز کردے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم سے لبریز تھی۔

فرقہ ناجیہ کون ہے؟

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری

وعن معاویۃ رضی اللہ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا ان من کان قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ھذہ الامۃ ستفرق علی ثلاث وسبعین فی النار وواحدہ فی الجنۃ وھی الجماعۃ رواہ احمد وابوداود وزاد فی روایۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم الاھواء کما تتجاری الکلب بصاحبہ لایبقی منہ عرق ولا مفصل الادخلہ (کذافی الترغیب والترھیب)

حضرت معاویہ ؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا اس بات کو خوب سن لو کہ تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جن میں سے بہتر فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں ہوگا۔ اور یہ ایک جنتی فرقہ وہی ہوگا جو (کتاب وسنت پر چلنے والی) جماعت ہوگی احمد سنن ابوداؤد میں بھی یہ روایت ہے۔ اس میں اتنا اور اضافہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر خواہشات کا جذبہ اس طرح سے سرایت کرجائے گا۔ جیسے باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہر رگ اور ہر جوڑ میں پاگل پن کا اثر ہڑک کی صورت میں ظاہر ہوجاتا ہے۔

اس حدیث میں یہ بتایا ہے کہ اس امت میں تہتر فرقے ہوں گے۔ ان میں ایک جنتی اور باقی فی النار ہوں گے۔

پہلے تو اس فرقہ کی تعیین کرلیجئے جس کو جنتی بتایا ہے۔ حضرات صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کرکے اسی وقت تعیین کرالی تھی جیسا کہ ترمذی کی روایت میں ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا" من ھی یارسول اللہ "یعنی وہ ایک جنتی فرقہ کون سا ہوگا' حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا : ماانا علیہ واصحابی یعنی یہ جماعت وہ ہوگی جو اس طریقہ پر ہو جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ اس سوال وجواب سے واضح طور پر فرقہ ناجیہ کی تعیین ہوگئی۔ حضور اقدس ﷺ کے اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کے کیا عقائد

اعمال تھے اور ان کی زندگی کا کیا مشغلہ تھا اور کیا نصب العین تھا۔ مقصد حیات کیا تھا' عبادات اور اطاعت' تجارت اور زراعت' حکومت اور سلطنت' مصاحبت اور معاشرت اور آداب واخلاق کے بارے میں کیا طرز زندگی تھا۔ ان تمام سوالوں کے جوابات کتاب وسنت اور سیرت کی کتابوں میں موجود رہے ہیں۔ عہد نبوت سے لے کر برابر ایسے اہل علم اور اہل عمل موجود رہے ہیں جنھوں نے کتاب وسنت کو حرز جان بنایا اور صاحب رسالت ﷺ کے طریقہ کو اور آپ کے صحابہؓ کے طرز زندگی کو اپنی زندگی کا پروگرام بنالیا۔ اس پر جئے اور اس پر مرے ان کی مخالفت میں بڑے بڑے فرقے اٹھے اور سخت ترین فتنے ابھرے جو اپنی اپنی بولیاں بول کر رخصت ہو گئے۔ یہی وہ جماعت حقہ ہے جس کے متعلق ایک حدیث میں اس طرح پیشین گوئی فرمائی گئی" لا یزال من امتی امة قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذالک ۔ "اس پیشین گوئی پر نظر کرتے ہوئے اگر اس جماعت کی تلاش کی جائے جو عہد نبوت سے لے کر برابر ایک ہی طریقہ پر رہی ہے وہ یہی جماعت۔ ہے جس نے کتاب وسنت پر مرمٹنے کو زندگی کا مقصد بنایا اور حضرات صحابہؓ کے اتباع واقتداء کو ملحوظ رکھتے ہوئے زندگیاں گزاریں۔ اس جماعت کے برخلاف جتنی جماعتیں نکلیں اور جتنے فرقے اٹھے (خواہ ختم ہو کر صرف صفحہ قرطاس پر انکا ذکر رہ گیا ہو اور خواہ صفحہ ارض پر اس وقت موجود ہوں یا آئندہ وجود میں آکر عوام کے سامنے آئیں) ان کے خوشنما لیبل کو دیکھ کر دھوکہ میں آنے کے بجائے" ما انا علیه واصحابی "کی کسوٹی پر پرکھ لینا لازم ہے۔ جس فرقہ کو حضور اقدس ﷺ اور آپ کے صحابہ کے اتباع کی ضرورت سے انکار ہو وہ ہرگز فرقہ ناجیہ نہ ہوگا۔ یہیں سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین تمام تر فرقہ ناجیہ کے مصداق ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ فقہ کے ان چاروں اماموں اور ان کے اتباع واشیاع نے " ما انا علیه واصحابی "کو ہمیشہ معیار حق بنایا ہے ان میں فروع وجزئیات کا جو اختلاف ہے وہ بھی حضرات صحابہ کے آپس کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔ حضرات صحابہ میں عقائد وضروریات دین میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ چنانچہ ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین میں بھی کوئی عقائد کا اختلاف نہیں ہے اور فروع کے اختلاف میں چونکہ ہر مسلک کے حضرات یہ دیکھتے ہیں کہ ہر صاحب مسلک کسی نہ کسی صحابی کے مسلک کا پیرو بنا ہوا ہے۔ اس لئے آپس میں تکفیر وتفسیق اور تجہیل وتذلیل کے فتوے نہیں چلتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ائمہ اربعہ کے مقلدین آپس میں ایک دوسرے کو اہل حق سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے کی کتابوں سے مستفیض ہوتے ہیں اور ہر مسلک کے ائمہ اور اکابر کا نام نہایت ادب سے لیتے ہیں اور رحمتہ اللہ علیہ کی دعا دیتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ حنبلی تھے اور حجتہ الاسلام حضرت امام غزالی اور فخرالاسلام حضرت امام رازیؒ دونوں شافعی المذہب تھے اس کے باوجود حنفیہ ان حضرات کا نام جس عقیدت او

احترام کے ساتھ لیتے ہیں سب پر عیاں ہیں۔ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ تمام طبقات اسلامی میں مقبول ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو صرف ہند وپاکستان کے حنفی مسلمان ہی مجدد تسلیم نہیں کرتے بلکہ عراق وشام میں اور دیگر ممالک اسلامیہ میں لاکھوں کی تعداد میں ان کے معتقد موجود ہیں جو شوافع ہیں یا مالکی یا حنبلی ہیں۔" رحمھم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ واماتنا علی طریقتھم "

حدیث کے الفاظ سے فرقہ ناجیہ کی تعیین تو ہوگئی جسے حدیث شریف میں الجماعۃ فرمایا ہے اور جسے اہل السنۃ والجماعۃ بھی کہا جاتا ہے یعنی وہ جماعت جو حضور اقدس ﷺ کے طریقہ پر اور آپ کے صحابہ کے طریقہ پر ہے باقی یہ بات کہ وہ بہتر فرقے کون سے ہیں جن کو فی النار بتایا ہے احادیث میں جس قدر بھی تلاش کیجئے ان بہتر فرقوں کا نام نہیں ملے گا۔ کوئی مؤرخ یا محدث تاریخ کی ورق گردانی کرکے فرقہ باطلہ کو شمار کرتا ہے تو بہتر سے زیادہ فرقے نظر آتے ہیں اور اگر بعض چھوٹے چھوٹے فرقوں کو نظر انداز کرکے حساب بٹھانا چاہتا ہے تو بعض مرتبہ بہتر کا عدد پورا کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔

لیکن بہتر فرقوں کی تعیین دو وجہ سے غیر ضروری ہے اول تو اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے خود ہی ابہام سے کام لیا ہے جیسا کہ پیشین گوئیوں کے بارے میں آپ کا طریقہ تھا اگر بہتر فرقوں کی تعیین ضروریات دین میں سے ہوتی جس پر ایمان اور نجات کا دارومدار ہوتا تو آنحضرت ﷺ ابہام کو اختیار ہی نہ فرماتے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ فرقہ ناجیہ کی تعیین ہوجانے کے بعد صحیح مسلمان ہوجانے کے لئے یہ جان لینا اور مان لینا کافی ہے کہ " ما انا علیہ واصحابی " کے معیار پر جو بھی فرقہ اور جماعت ہے وہ فرقہ ناجیہ ہے اس کے علاوہ جو جماعتیں ہیں یا آئندہ ہوں گی۔ انہی کے بارے میں فی النار فرمایا گیا ہے۔ فی النار کا مطلب یہ ہے کہ جن فرقوں کے عقائد باطلہ حدود کفر میں داخل ہیں وہ تو ہمیشہ ہی عذاب میں رہیں گے اور جن کے عقائد واھواء اور مبتدعات ومحدثات باوجود گمراہی کے حدود کفر تک متجاوز نہ ہوں گے۔ وہ عذاب بھگت کر داخل جنت ہوں گے۔

حدیث کے آخر میں ارشاد ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر خواہشات کا جذبہ اس طرح سرایت کرجائے گا جیسے باؤلے کتے کے کاٹنے سے ہر رگ اور ہر جوڑ میں پاگل پن کا اثر بڑک کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جذبہ خواہشات لفظ "الاھواء" کا ترجمہ ہے جو "ھویٰ" کی جمع ہے۔ انسان کے اندر جو آزادانہ زندگی گزارنے کے تقاضے پیدا ہوتے ہیں ان کو "ھواء" نفس کہا جاتا ہے۔ اتباع "ھدیٰ" اور اتباع "ھویٰ" دو متضاد چیزیں ہیں چونکہ قرآن وحدیث پر چلنے سے نفس پابندیوں میں جکڑ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ایسا راستہ اور نظریہ نکالا جائے جس پر عمل کرنے سے نفس کو گرانی بھی نہ ہو اور کہنے کو

یہ بات بھی ہوجائے کہ دیندار ہیں اور صاحب قرآن ہیں۔ اس طرح کی کوششیں حضرات صحابہ کرامؓ کے عہد میں ہی اہل "اہواء" شروع کرچکے تھے اس قسم کے لوگوں کا سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ احادیث نبویہ کی حجیت سے دست بردار ہوں اور حضرات سلف صالحین کی عظمت اور اہمیت ختم کردیں تاکہ قرآن حکیم کی من مانی تفسیر کرنے کا راستہ ہموار ہوجائے اور منصوص ومجمع علیہ احکام شرعیہ کو پس پشت ڈال سکیں اس طرح کے فرقے بہت سے گزر چکے ہیں اور خاصی تعداد میں اب موجود ہیں جو لوگ اس طرح کے فرقوں کے بانی ممتاز افراد ہوتے ہیں ان کا راہ حق پر آجانا ازبس مشکل ہوجاتا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ باطنی طور پر ایسے لوگوں کے نفوس پوری طرح اپنے کو ہدایت یافتہ سمجھ لیتے ہیں اور یہ یقین کرلیتے ہیں کہ ہم قرآن کے صحیح ترجمان ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کو لاکھ سمجھایئے اور قرآن وحدیث کی واضح تصریحات سامنے رکھ کر ان کی محدثات اور خرافات کی نشاندہی کیجئے مگر کبھی نہ مانیں گے اب یہ باتیں تو پوشیدہ نہیں ہیں کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو بالکل ختم کرکے قرآن کے موجود ہوتے ہوئے مدعیان نبوت کو بھاری تعداد میں ہمدرد اور موید ومعتقد مل گئے۔ جنہوں نے خاتم النبیین کا مطلب اپنے پاس سے تجویز کرکے قرآنی اعلان تو بالکل محرف کردیا۔ اسی طرح سود کو حلال بتانے والے اور بجائے پانچ نمازوں کے تین نمازوں کی فرضیت کا اعلان کرنے والے اور روزوں کو تیس سے گھٹا کر صرف تین روزے بتانے والے موجود ہوگئے ہیں اور ایسا فرقہ تو صدیوں سے موجود ہے جو حضرات صحابہ کرام کو (باستثناء چند افراد) کافر کہتے ہیں ایسے لوگوں کے اندر رگ رگ میں جوڑ جوڑ میں ہواء نفسانی اس طرح سے سرایت کرجاتی ہے جس طرح باؤلے کتے کے کاٹنے سے جسم کے ہر حصہ میں ایک ہڑک گھس جاتی ہے جسے حدیث شریف میں "الکلب" فرمایا ہے اہل حق میں سے جو شخص ان لوگوں کی تفہیم (سمجھانے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دلائل شرعیہ کو رد کرتے ہوئے باؤلے کتے کی طرح کاٹنے کو دوڑتے ہیں اگر کوئی بے علم یا کم علم ان لوگوں کی کتاب پڑھ لیتا ہے یا ذرا دیر صحبت میں بیٹھ جاتا ہے تو وہ بھی ان کی اہواء کا شکار ہوجاتا ہے اور اس کے رگ وریشہ میں بھی وہی اثرات سرایت کرتے چلے جاتے ہیں جس طرح پر کتے کے کاٹے ہوئے پر اثر ہوجاتا ہے کہ یہ شخص کسی انسان کو کاٹ لیوے تو وہی اثر اس پر ظاہر ہوجاتا ہے جو باؤلے کتے کے کاٹنے سے ظاہر ہوجاتا ہے۔ قرآن شریف میں جگہ جگہ اتباع "ھویٰ" کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ سورہ محمد میں ارشاد ہے:

" افمن کان علی بینة من ربه کمن زین له سوء عمله واتبعوا اھوائھم "

(جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلائل پر ہو کیا ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جن کے بداعمال ان کی نظروں میں خوب صورت کردیئے گئے ہوں اور جو اپنی اہواء کے پیچھے لگے ہوئے ہوں۔) سورہ والنازعات میں ہواء نفسانی سے بچنے والوں کے لئے داخلہ جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

" واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هى المعوى "

(لیکن جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور خواہشات سے اپنے نفس کو روکا تو یقیناً" اس کا ٹھکانہ جنت ہے) شرعی منہیات و منکرات خواہ اعتقادی ہوں یا عملی جو شخص بھی ان سے بچے گا اور ہواء نفس پر قابو پاتے ہوئے خداوند قہار وجبار سے ڈرے گا۔ آخرت میں جنت میں جگہ پائے گا۔ جہاں ہر خواہش پوری ہوگی۔

اہل باطل کی برابر یہ کوشش رہی ہے کہ حق کو اپنے تابع کرلیں حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کو بھی ان لوگوں نے اس طرح کی دعوت دی کہ کچھ ہم تمہاری دعوت قبول کرتے ہیں اور کچھ ہماری باتوں اور مشوروں کو آپ لوگ قبول کرلیں۔ لیکن چونکہ حق اور باطل کے امتزاج کے بعد حق حق نہیں رہتا بلکہ باطل مرکب ہی کا ایک جزو بن کر رہ جاتا ہے اس لئے صلح و آشتی کا کوئی راستہ کبھی نکل نہ سکا۔ قرآن شریف میں صاف ارشاد فرمادیا :

" ولو اتبع الحق اهوائهم لفسدت السموت والارض ومن فيهمن "

(اگر حق ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو آسمان و زمین میں اور جو کچھ ان میں ہیں فاسد ہوجائیں گے۔) اسلام جامع اور کامل و مکمل دین ہے اس کے احکام و قوانین تفصیلا" واجمالا" قرآن و حدیث میں بتادیے گئے ہیں کسی بھی فرد کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ اپنی جانب سے کوئی چیز دین متین میں داخل کرے یا دینیات میں سے کسی چیز کو دین سے خارج کرے۔ اگر کسی حادثہ اور نازلہ کے بارے میں کوئی حکم شرعی بالتصریح نہ ملتا ہو تو شریعت مقدسہ کے اصول و فروغ سامنے رکھ کر استنباط کیا جائے گا اور مقیس و مقیس علیہ کے درمیان مابہ الاشتراک کوئی چیز دیکھ کر قیاس کیا جاسکے گا۔ کسی بھی فرد یا جماعت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اصول و فروع کو سامنے رکھے بغیر اپنی طرف سے اختراع کرکے کوئی مسئلہ بتادیوے اسی لئے قرآن و حدیث میں بدعتیں نکالنے اور خواہش نفس کو اپنا مقتدی بنالینے کی سخت مذمت کی گئی ہے جو لوگ بدعتیں نکالتے ہیں گویا وہ اسلام کے ناقص ہونے کے مدعی ہیں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" من اتى بدعة ظن ان محمد" اخطاء الرسالة "یعنی جس نے بدعت کا کام کیا گویا اس نے یہ سمجھا کہ محمد ﷺ سے اللہ کا حکم پہنچانے میں خطا کا صدور ہوا ہے یعنی انہوں نے پورا دین نہیں پہنچایا اور احکام ٹھیک نہیں بتلائے۔ لہذا میں اپنی طرف سے کوئی عمل جاری کرکے دین ناقص کی تکمیل کرتا ہوں۔ (العیاذ باللہ)

بدعت ایک بغاوت ہے جو داخلی طور پر دین حقیق کی جامعیت کو کھوکھلا کرنے کا ایک زبردست ہتھیار ہے اسی لئے علماء حق نے بدعتوں کے خلاف ہمیشہ جہاد کیا ہے اور حضرات محدثین نے خصوصیت کے ساتھ اپنی

کتابوں میں بدعت اور اہل بدعت کی مذمت کے سلسلہ میں احادیث جمع کی ہیں اتباع سنت کی ترغیب کے ساتھ بدعتوں کے ارتکاب سے بچانا اور ڈرانا بھی ضروری ہے تاکہ دین حقیقی کا کمال جامع اور مانع ہو کر سامنے آسکے اور ایجابی پہلو کے ساتھ سلبی پہلو پر بھی فکر و نظر کی رسائی ہو سکے۔

بقیہ: از صفحہ ۸

کا منصوبہ زیر غور ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ہر دور میں یہ منصوبہ اختلاف وانتشار کی نذر ہو گیا۔ اگر اب مرکزی حکومت نے کمربستہ ہو کر ڈیم کی تعمیر کا بیڑہ اٹھایا ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ باہمی اعتماد اور اتحاد و اتفاق کی فضا کو قائم کیا جائے۔ پاکستان چار اکائیوں پر مشتمل ایک وفاق کا نام ہے۔ پنجاب کی حیثیت بڑے بھائی کی سی ہے۔ صوبائی اور علاقائی سطح کی جماعتوں اور ان کے قائدین کو بھی چاہیے کہ وہ پاکستان کے تابناک مستقبل' وسیع تر مفاد' معاشی و اقتصادی ترقی کو پیش نظر رکھیں۔ جماعتی مفاد' ذاتی انا' سیاسی مخاصمت اور علاقائی سوچ سے بالاتر ہو کر سوچیں۔ قومیں ایثار و قربانی سے مستحکم ہوا کرتی ہیں۔ وفاقی حکومت مخالفت کرنے والوں کو ہر ممکن اپنے تعاون کا یقین دلائے۔ حکومتی مشنری اور وزراء کو پابند کیا جائے گا کہ وہ خصوصی رابطہ کے علاوہ رائے عامہ کو بھی ہموار کریں۔ افہام و تفہیم' صلح جوئی اور باہمی اعتماد کے ساتھ اس اہم قومی منصوبے کا آغاز اس دعا سے کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو پورے ملک اور قوم کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 15 ستمبر 1998 بروز منگل بعد نماز عشا جامع مسجد الصادق بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کریں گے۔ جس میں ملک بھر کے جید علماء خطباء خطاب فرمائیں گے۔ کانفرنس میں شرکت فرما کر اسے کامیابی سے ہمکنار کریں

ناداں ہو آگ کو جو قبا میں چھپاؤ تم

حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "ایم ایم احمد کے انکشافات" منظر عام پر آئی ہے۔ یہ کتاب پاکستان کے پراسرار اور سیمابی صفت صحافی تنویر قیصر شاہد کے ایم ایم احمد (قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی کا پوتا) سے لیے گئے ایک طویل انٹرویو پر مشتمل ہے' جو امریکہ میں قادیانی جماعت کے پرجوش مبلغ مرزا مبارک احمد اور سیارہ ڈائجسٹ لاہور کے مدیر اعلیٰ امجد رؤف خاں کی پرخلوص کوشش کا نتیجہ ہے۔ سوالات کے انتخاب میں انٹرویو نگار خوشامد' جانبداری اور احساس کمتری کا شکار نظر آتا ہے۔ کئی جگہوں پر سوالات کے جواب میں ایم ایم احمد نے دبے لفظوں میں اپنی سازشوں کا اعتراف جرم کیا ہے مگر انٹرویو نگار اپنی طرف سے اس کی بھونڈی توجیہ پیش کر کے انہیں "بے قصور" پیش کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔

یہ کتاب قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کی ایک ناکام کوشش' بلکہ جھوٹ کا ایسا پلندہ ہے کہ پاکستان کے کسی بھی چھوٹے بڑے اشاعتی ادارے نے اسے شائع کرنے کا گناہ مول نہیں لیا اور بالآخر تنویر قیصر شاہد نے "دنیا پبلشرز" کے فرضی نام سے اسے خود ہی شائع کیا جس کی کثیر تعداد قادیانیوں نے خرید کر اسے ایک خاص حلقہ میں تقسیم کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کتاب شائع ہونے کے چند دنوں بعد ہی تنویر قیصر شاہد' ایم ایم احمد سے ملاقات کے لیے امریکہ چلے گئے۔ واقفان حال کا کہنا ہے کہ وہ شاید اتنی دفعہ اپنے آبائی گاؤں "نارووال" بھی نہیں گئے' جتنی مرتبہ امریکہ گئے ہیں۔ انہیں ایجنسیوں کا آدمی بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دفعہ افواہ سننے میں آئی تھی کہ وہ امریکہ میں قتل کر دیے گئے ہیں۔

ملک کے معروف کالم نگار جناب ڈاکٹر انور سدید نے تو اس پر باقاعدہ ایک کالم بھی لکھ دیا تھا۔ متذکرہ انٹرویو میں ایم ایم احمد نے اپنے مذہب کو سچا قرار دینے کے علاوہ عقیدہ ختم نبوت' پاکستان' قائداعظم محمد علی جناحؒ' جنرل محمد ضیاء الحق' ذوالفقار علی بھٹو اور دیگر مسلم شخصیات کا جس طرح تمسخر اڑایا ہے' وہ قادیانی مزاج کا ایک خاص حصہ ہے' جو قابل صد نفرین ہے۔ ایم ایم احمد ایک ایسا متعصب قادیانی ہے' جس نے ایک دفعہ فوجی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ "میرا دادا مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا' وہ کافر ہے"۔

کتاب کے آخر میں انٹرویو نگار نے اس انٹرویو کو "نامکمل" لکھا ہے۔ یہ ایک پراسرار داؤ ہے۔ ممکن ہے یہ ایک طرح کی دھمکی ہو کہ اگر انٹرویو نگار سے کیے گئے وعدے اور خواہشات پوری نہ کی گئیں تو اس کا دوسرا حصہ "مبنی بر حقیقت" ہوگا جس طرح کہ انہوں نے اپنے ایک مضمون میں قادیانی جماعت کے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر احمد (جو ایم ایم احمد کا چچازاد بھائی اور مذہبی و روحانی راہنما ہے' جس کی اطاعت ہر قادیانی پر فرض ہے) کے حوالہ سے لکھا کہ وہ اعتراف کرتا ہے کہ:

"میں روٹی چھوڑ سکتا ہوں' عورت اور شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ یہ ہمارے جد اعلیٰ مرزا قادیانی کی سنت ہے"

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور' ۷ تا ۱۳ دسمبر ۱۹۹۵ء)

لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد تنویر قیصر شاہد نے اپنے ایک مضمون "مرزائی' احمدی اور گستاخ رسولؐ" (مطبوعہ ہفت روزہ "آج کل" لاہور) میں جس طرح قادیانیوں کا دفاع کیا' وہ بیشتر حلقوں کے نزدیک قابل حیرت ہی نہیں بلکہ پریشان کن بھی تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ متذکرہ کتاب کے ذریعے تنویر قیصر شاہد اپنے "گناہ" کی تلافی چاہتے ہوں' جو انہوں نے قومی ڈائجسٹ کے "قادیانیت نمبر" کو تیار کرنے میں کیا۔ بہرحال معاملہ کچھ بھی ہو' دال میں کالا ہی نہیں بلکہ ساری دال کالی معلوم ہوتی ہے۔

اس انٹرویو میں مختلف موضوعات پر ایم ایم احمد نے جس بے باکی سے جھوٹ بولا ہے' اس کے رد میں ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ یہ مختصر مضمون اس کے لیے کافی نہیں۔ یہاں صرف ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں ایم ایم احمد کے غدارانہ کردار پر بحث ہوگی۔ باقی باتوں کا جواب پھر کسی نشست میں دیا جائے گا۔ "یار مردہ صحبت باقی"۔

میجر ریٹائرڈ میر افضل خاں ۱۹۴۹ء کی کشمیر کے مسئلہ پر پہلی پاک بھارت جنگ کے پس پردہ سازشوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے اپنی کتاب "سازش" میں رقم طراز ہیں کہ "پاکستان بننے کے بعد سیالکوٹ کا پہلا ڈپٹی کمشنر ایم ایم احمد تھا۔ وہ ایک خاص طریقے سے گورداسپور اور امرتسر سے قادیانیوں کو نکال رہا تھا۔ بھارت سے آنے والے "مظلوم" قادیانیوں کو ملک کے چپہ چپہ خاص کر پنجاب میں ایک سازش کے تحت پھیلایا جا رہا تھا کہ ہر جگہ ان کے منتظم اور اعلیٰ افسر مقرر تھے۔ میرے سامنے لوگوں نے ممتاز دولتانہ سے شکایت کی کہ ایم ایم احمد کو سیالکوٹ سے تبدیل کیا جائے"۔

اہل فکر و نظر جانتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ شروع کروانے میں قادیانیوں نے کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "عجمی اسرائیل" میں اس سازش سے پردہ سرکایا ہے کہ کس طرح انہوں نے پورے ملک کی تقدیر کو خطرے میں ڈال کر ملعون مرزا قادیانی کی خود ساختہ وحی "قادیان کی بستی اچانک تمہاری گود میں آن پڑے گی" کو سچ دکھانے کے لیے وطن دشمنی کا کردار ادا کیا۔ اس کتاب میں انہوں نے جناب مجید نظامی' ایڈیٹر نوائے وقت' نواب آف کالا باغ اور ریٹائرڈ جسٹس جاوید اقبال کے حوالہ سے تاریخی انکشافات کیے ہیں اور فوج میں جنرل ملک عبدالولی' جنرل جنجوعہ' جنرل اختر ملک اور دوسرے کلیدی عہدوں پر فائز

قادیانیوں کے بھیانک کردار کو ننگا کیا ہے۔ اسی طرح معروف دانشور اور ماہر اقبالیات جناب پروفیسر مرزا منور نے سابق وزیر خارجہ میاں ارشد حسین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے ذمہ دار قادیانی ہیں اور اس سلسلہ میں ایم ایم احمد کا کردار نہایت قابل مذمت ہے۔ اس کے علاوہ جناب قدرت اللہ شہاب نے اپنی معروف کتاب "شہاب نامہ" میں قرار دیا ہے کہ یہ جنگ قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہے اور پاکستان کو ایسے جانکاہ حادثے سے دوچار کرنے میں اس وقت کے ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن ایم ایم احمد قادیانی سرفہرست تھے۔

قادیانی میجر جنرل اختر حسین ملک نے مقبوضہ کشمیر پر تسلط قائم کرنے کے لیے ایک پلان تیار کیا جس کا کوڈ نام "جبرالٹر" تھا۔ کلیدی عہدوں پر فائز دیگر قادیانیوں نے ان کی مدد کی۔ ان میں ایم ایم احمد سرفہرست بتائے جاتے ہیں۔ سابق گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ خان اپنے ایک انٹرویو میں کہہ چکے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد ملک عزیز قحط سالی کا شکار تھا اور ایک ایک پیسہ کی شدید ضرورت تھی تو ایم ایم احمد نے کروڑہا روپے کی رقم غلہ پر خرچ کرنے کی بجائے لاہور تا خانیوال بذریعہ بجلی ٹرین چلانے کی غیر ضروری مد میں خرچ کر ڈالی۔

مولانا ظفر احمد انصاری نے کہا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں ایم ایم احمد کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔ (روزنامہ "جنگ" کوئٹہ' ۱۰ جولائی ۱۹۸۴ء) میجر جنرل (ر) راؤ فرمان علی جن کا شمار پاک فوج کے دانشور جرنیلوں میں ہوتا ہے' وہ یحییٰ خان کے مارشل لاء میں ڈھاکہ کے گورنر ہاؤس میں سول افیئرز کے انچارج تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض ملک دشمن عناصر کی تھیوری تھی کہ مشرقی پاکستان' مغربی پاکستان کے لیے ایک بوجھ ہے۔ جس سے نجات مل جائے تو باقی ماندہ پاکستان میں تعمیر و ترقی کا عمل تیز ہو سکتا ہے۔ ہمارے پلاننگ کمیشن کے سربراہ ایم ایم احمد اس تھیوری کے قائل تھے۔ مشرقی پاکستان میں ایک بھی قادیانی نہیں ملتا۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ ایک وقت آئے گا جب ان کی اپنی ریاست ہوگی۔ پاکستان کی شکست و ریخت میں انہیں قادیانی ریاست کا خواب بھی شرمندہ تعبیر ہوتا نظر آتا تھا۔ چنانچہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ قادیانیوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کو سپانسر کیا۔ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور' ۱۹ دسمبر ۹۶ء)

ایئر مارشل ریٹائرڈ نور خان اور پاک فوج کے جنرل شیر علی کہتے ہیں کہ ایم ایم قادیانی نے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے دور کیا۔ اسی طرح ایسٹرن کمانڈر جناب باقر صدیقی نے انکشاف کیا کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کو جدا کرنے میں ایم ایم احمد کا ہاتھ ہے۔ مشرقی پاکستان کے معروف سیاست دان فرید احمد کے صاحبزادے ظہیر احمد فرید نے کہا کہ سقوط ڈھاکہ کی ذمہ داری ایم ایم احمد پر عائد ہوتی ہے۔ وائس ایڈمرل مظفر کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بحریہ کے متعلق پلان تیار کیا مگر آخری وقت پر ایم ایم احمد نے رقم دینے سے انکار کر دیا۔ پاکستان کی معروف دینی و سیاسی شخصیت جناب مولانا شاہ احمد نورانی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ سقوط ڈھاکہ میں قادیانی سازشوں کا انکشاف کرتے ہوئے کہتے ہیں: "سقوط مشرقی پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے' میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ذمہ دار سو فیصدی قادیانی ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا ایم ایم احمد کا کردار بہت گھناؤنا ہے۔ اس شخص نے انتہائی باغیانہ کردار ادا کیا۔ ڈھاکہ جانے کے بعد اندازہ ہوا کہ قادیانی واقعی بڑا گھناؤنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ اس قسم کا گھناؤ کردار ادا کر رہے ہیں جو امریکہ میں بیٹھ کر

یہودی کرتے ہیں۔ انہوں نے بڑی منظم سازش کے ذریعے پاکستان کے اہم عہدوں پر قبضہ کیا۔ جس سے ان کا مقصد واضح تھا کہ اس اسلامی مملکت کے ٹکڑے کر دیے جائیں۔ اس کے مشاہدہ کا موقع مجھے شیخ مجیب الرحمٰن سے ملاقات میں ہوا۔ دوران گفتگو شیخ مجیب الرحمٰن نے مجھ سے کہا کہ دیکھئے ایم ایم احمد ڈھاکہ میں مارا مارا پھرتا ہے۔ یہاں پر اس کا کوئی کام نہیں اور کوئی مقصد نہیں۔ وہ مجھ سے ملنا چاہتا تھا مگر میں نے انکار کر دیا لیکن بعد میں اس کی درخواستوں پر ملاقات ہو گئی۔ ساتھ ہی شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا کہ یہ قادیانیت اور مرزائیت مغربی پاکستان کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مشرقی پاکستان میں یہ جانور نہیں ملتا۔ جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے' مسٹر ایم ایم احمد نے پوری منصوبہ بندی سے مرزائیت کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے اور چودھری ظفراللہ قادیانی نے یہاں آکر باقاعدہ مرزائیوں کو لائسنسوں سے نوازا۔ کارخانوں کے پرمٹ دیے اور اس کی ابتداء شاہنواز لیمٹڈ (شیزان) سے ہوئی...... جتنی اہم انڈسٹریز تھیں' انہوں نے اس کے لائسنس قادیانیوں کو دیے ورنہ قادیانی کبھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ تھے۔ پنجاب میں شیخ اے نصیر' فاروق اے شیخ' شاہنواز لیمٹڈ وغیرہ نے زیادہ منافع والی تجارت کے فرائض حاصل کر لیے تاکہ مرزائی قادیانی اقتصادی طور پر مضبوط ہو جائیں...... پنجاب میں انہوں نے شوگر ملیں اور ٹیکسٹائل انڈسٹریز قائم کیں..... ۱۹۷۱ء میں نوٹوں کی واپسی کا جب اعلان ہوا تو لوگوں کو یہ جان کر شاید حیرت ہوئی ہو گی کہ واپسی کی تاریخ پر ربوہ سے کوئی شخص بھی نوٹ جمع کرانے نہیں آیا۔ کیونکہ انہیں ایم ایم احمد کے ذریعے تین دن پہلے ہی سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ نوٹ واپس ہو رہے ہیں۔ چنانچہ کوئی بھی قادیانی خسارے میں نہیں رہا۔ اب وہ حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر بڑے عظیم اقتصادی اور سیاسی فوائد حاصل کر رہے ہیں اور پوزیشن یہ ہے کہ وہ اقلیت میں ہیں اور اپنی وہی پوزیشن بنانا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں نے بنائی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ فتنہ اسی طرح پروان چڑھتا رہا تو آئندہ چل کر یہی ہو گا کہ اس ملک پر مکمل طور پر ان کا قبضہ ہو گا اور ان کی مرضی کے بغیر کوئی حکومت نہیں کر سکے گا...... مرزائیت' یہودیت کی گود میں پروان چڑھ رہی ہے اور پاکستان میں تل ابیب کا ایجنٹ ربوہ ہے' اس کی معرفت جو چاہتے ہیں' کرواتے ہیں...... مذہب کا تو ان لوگوں نے لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک بہت بڑی خطرناک سیاسی تحریک ہے اور یہ صیہونیت کی ایک ذیلی تنظیم ہے جو مسلمانوں کے اندر رہ کر مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کر رہی ہے۔ حکومت تبلیغی مقاصد کے لیے جو بھی رقم خرچ کرتی رہی ہے' وہ اس سلسلے میں بڑی فراخ دلی سے مرزا ایم ایم احمد قادیانی کی معرفت تقسیم کرائی تھی۔ ہر مرزائی مبلغ براہ راست ایم ایم احمد کی اجازت سے اسٹیٹ بینک پہنچتا تھا اور بڑی آسانی سے غیر ملکی زرمبادلہ حاصل کر لیتا تھا اور اس کے اعداد و شمار اسٹیٹ بینک سے حاصل کیے جا سکتے ہیں"۔ خود شیخ مجیب الرحمٰن کا بیان آن ریکارڈ ہے کہ "ایم ایم احمد نے ایک سازش کے تحت مشرقی پاکستان کو اتنا نقصان پہنچایا ہے۔ اگر میں برسر اقتدار آ گیا تو ایم ایم احمد کو سرنگاپٹم کے سٹیڈیم میں الٹا لٹکا کر پھانسی دوں گا"۔

اتنی ڈھیر ساری گواہیوں کی موجودگی میں ایم ایم احمد اپنے غدارانہ کردار سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کا کوئی خیر خواہ چند ٹکوں کی خاطر جھوٹ کی ملمع سازی سے اس پر پردہ ڈال سکتا ہے۔

مکافات عمل

امریکی صدر کلنٹن کے سیکس سکینڈل کے اہم کردار مونیکالیونسکی کا گرینڈ جیوری کے سامنے دیا جانے والا بیان بذات خود اتنا بڑا دھماکہ ہے کہ کینیا اور تنزانیہ میں ہونے والے بم دھماکے نوعیت کے لحاظ سے اس کے عشر عشیر بھی نہیں۔ ان ممالک میں امریکی سفارت خانوں میں بم دھماکوں کے نتیجہ میں ۱۴۰ امریکی ہلاک اور بے شمار زخمی ہوئے۔ انسانی جانوں کے ضیاع کے حوالہ سے یہ واقعہ قابل مذمت ہے اور کسی طرح بھی اس پر خوشی کا اظہار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بم دھماکے ایسے افریقی ممالک میں ہوئے جن کے ساتھ خوشگوار تعلقات کا خود امریکہ کو بھی اعتراف ہے۔ امریکی صدر نے واشنگٹن میں بلائی گئی ہنگامی میٹنگ میں ڈپلومیسی انداز اختیار کرتے ہوئے کسی بھی ملک یا مخصوص تنظیم کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا۔ جب کہ امریکی ایجنسیوں اور بعض حلقوں نے بم دھماکوں میں بعض اسلامی تحریکوں اور بالخصوص اسامہ بن لادن کو ان واقعات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

امریکہ کے خلاف حالیہ بم دھماکے کوئی نیا واقعہ نہیں۔ اب تک امریکہ کے خلاف اٹھارہ بم دھماکے ہوچکے ہیں کینیا اور تنزانیہ میں حالیہ بم دھماکوں میں خاصا جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ دھماکوں سے سنگ وخشت اور آہن کی بنی ہوئی مضبوط عمارات لرز اٹھیں۔ اور دھماکوں کی گھن گرج دنیا بھر میں سنائی دی۔ یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ امریکہ کے خلاف اٹھارہ دھماکے ایک طرف اور امریکی صدر کی جنسی آوارگی سے متعلق مونیکا کے بیان کا زور دار دھماکہ ایک طرف۔۔۔۔۔۔۔۔ مونیکا نے جیوری کے سامنے اعتراف کیا کہ صدر کلنٹن اس کی آبرو کے معاملہ میں ۱۲ مرتبہ خیانت کرنے کا مرتکب ہوا۔ مونیکا نے داغ دار کپڑے پیش کرکے عدالت کو ایسا ناقابل تردید ثبوت فراہم کیا ہے کہ اب جیوری کو فیصلہ دینے میں کوئی خاص دقت پیش نہیں آئے گی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب ذلت ورسوائی امریکی صدر کا مقدر بننے والی ہے۔

ہوئے ہم جو مرکے رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کہیں جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

امریکی معاشرہ میں اخلاقی گراوٹ کے باوجود مونیکا کی سچائی کو بہرحال سراہا جانا چاہیے۔ البتہ داغ دار

کپڑوں کو سنبھال کر رکھنا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ موصوفہ نے تبرکاً" متاثرہ کپڑوں کو سنبھال کر رکھ چھوڑا ہو' یا وہ ان یادگاری نقوش کی قدر و قیمت بڑھا کر ان کے دام وصول کرنا چاہتی ہو۔ قدرت کی کرشمہ سازی دیکھئے۔ مونیکا کا بے داغ لباس صرف ۵۰ ڈالر کا تھا۔ امریکی صدر کے چھونے سے ایک لاکھ ڈالر کا ہوگیا۔ بولی کا سلسلہ جاری رہا تو نہ جانے قیمت کہاں تک پہنچ جائے۔

سہائے مجرم تو کہو نہ خدارا

یہ چادر تمہیں سے ہے داغدار میری

جب تک امریکی صدر کا بیان ریکارڈ پر نہیں آتا۔ ایسی تمام تفصیلات کا انتظار کرنا پڑے گا۔ بہرحال مونیکا کا حالیہ بیان ایک ایسا دھماکہ ہے کہ جس سے امریکی ایوان صدر لرزہ براندام ہے۔ اخباری تفصیلات کے مطابق مونیکا جیوری کے سامنے اپنے بیان کے دوران رو پڑی۔ ایشیائی لوگ یقیناً" اس کا مطلب غلط سمجھے ہوں گے۔ ایسے موقع پر مشرقی عورت اور امریکی عورت کے رونے میں بڑا فرق ہے۔ ایشیائی عورت اپنے مستقبل کو سامنے رکھ کر روتی ہے جبکہ امریکی عورت دوسرے کے مستقبل کے پیش نظر روتی ہے۔ مونیکا جیسی مخصوص عورت کے آنسوؤں کے نذرانے اس بات کا ثبوت ہیں کہ امریکی صدر کا اقتدار اس خاتون کے آنسوؤں کے سیلاب میں بہہ جائے گا۔ مونیکا چاہتی تو جھوٹ بول کر امریکی صدر کو شرمندگی اور خفت سے نجات دلا سکتی تھی اور خود بھی بدنامی اور رسوائی سے بچ سکتی تھی۔ لیکن تمام تر برائیوں اور ایک بڑے گناہ میں ملوث ہونے کے باوجود سچ بولنا ان کے معاشرتی شعار کا حصہ محسوس ہوتا ہے۔ اس سچ پر مونیکا کو کن الفاظ میں داد تحسین دی جائے؟ ہم تو اس قدر بھی سچ بولنے کے روادار نہیں۔۔۔۔۔۔۔ اور نہ ہی اس کی اخلاقی جرات رکھتے ہیں۔

مونیکا اور کلنٹن کے جنسی سکینڈل کو دنیا بھر کے میڈیا نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے۔ مونیکا کے عدالتی بیان کے بعد امریکی صدر "نزاعی صورت حال" سے دوچار ہے۔ امریکی ایجنسیوں نے انہیں بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا شروع کردیا ہے۔ عالمی سطح پر بھی یہی رائے عام ہے کہ ایجنسیوں نے سیکس سکینڈل سے توجہ ہٹانے کے لئے امریکی سفارتخانوں میں بم دھماکوں کا ڈرامہ خود رچایا ہے۔ جو امریکن ایجنسیاں پاکستان کے سابق صدر جنرل ضیاء الحق سمیت ۳۲ فوجی افسران کو ٹھکانے لگانے کی خاطر اپنے سفیر کو قربانی کا بکرا بنا سکتی ہیں۔ وہ ۱۴۰ امریکیوں کو ملکی وقار اور امریکی صدر کی عزت کی بھینٹ کیونکر نہیں چڑھا سکتیں؟ امریکہ اور اس کے حواری ملکوں نے تنزانیہ اور کینیا میں امریکی سفارتخانوں میں بم دھماکوں کی مذمتی مہم میں خوب حصہ لیا ہے۔ امریکی حاشیہ بردار ملکوں کو شاید معلوم نہیں کہ اسی روز امریکہ نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم برسا کر دہشت

گردی کی بنیاد رکھی تھی۔ امریکہ کی اس سیاہ کاری پر دنیا کے بعض حصوں میں یوم سیاہ منایا جارہا تھا۔ جب کہ دوسری طرف امریکی سفارتخانے بم دھماکوں کی آگ سے دھواں اگل رہے تھے۔ امریکہ کی اس دہشت گردی اور سفاکی پر عالمی سطح پر یوم سیاہ منایا جانا چاہئے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہوسکے کہ امن وسلامتی کا نام نہاد داعی امن کا کتنا بڑا دشمن ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی دو ایسے مقامات ہیں جہاں آج بھی امریکی دہشت گردی کے اثرات نمایاں ہیں۔ اس سرزمین پر آج تک گھاس پیدا نہیں ہوئی۔ کیا ہی اچھا ہو تاکہ وہاں پیدا ہونے والے اپاہج اور فالج زدہ بچوں کو عالمی سطح پر نمائش کے لئے پیش کیا جاتا۔ ماضی میں ویت نام کے خطہ میں امریکہ نے بربریت اور سفاکی کے جو بھیانک نقوش چھوڑے ہیں۔ روا رکھے گئے انسانیت سوز مظالم کو تاریخ سے مٹایا نہیں جاسکتا۔ ماضی قریب میں امریکہ نے عراق کو کویت پر قبضہ کے لئے اکسایا اور پھر ایک گہری سازش کے ذریعہ سعودی عرب کے ساتھ جنگ میں دونوں ملکوں کو معاشی' اقتصادی اور مالی طور پر مفلوج کردیا۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا کوئی موقع امریکہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ اس نے پوری دنیا کی تھانیداری کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مختلف امریکی ایجنسیاں ڈوبتے امریکی صدر کو بچانے میں مصروف عمل ہیں۔ اگر سیکس سکینڈل سچ ثابت ہوگیا تو امریکی عوام جیتے جی مرجائیں گے۔ امریکی بذات خود کتنے برے کیوں نہ ہوں لیکن امریکی عوام اپنے صدر کو عیوب سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں۔ قدرت شردماغوں کو کس طرح رسوا کرتی ہے۔ اگر جیوری کے سامنے دیئے گئے مونیکا کے بیان کی تصدیق ہوگئی تو یہ امریکہ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔۔۔۔۔۔ لیکن باب سیاہ ترین ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ مونیکا کا بیان بلاشبہ مکافات عمل کا حصہ ہے۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور

امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین صاحب پوپلزئی' ناظم حضرت مولانا نورالحق نور صاحب' ناظم تبلیغ حضرت مولانا سید امام شاہ صاحب' ناظم نشرواشاعت حضرت مولانا اکرام اللہ صاحب

اراکین شوریٰ

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب چترالی' حضرت مولانا قاری فیاض الرحمن صاحب' مولانا عبدالبصیر شاہ صاحب' مولانا فضل احمد صاحب' قاری احسان الحق صاحب' قاری محمد امین صاحب

جماعتی سرگرمیاں

سالانہ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد

اسلام آباد(قاضی احسان احمد) امسال بھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد جامع مسجد خلفائے راشدین کراچی کمپنی 2 ۔9 ۔ G میں ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس 4 جون 1998ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مرکزی قائدین کے علاوہ مقامی علماء کرام نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت ہوئی۔ حضرت نے محض اس عظیم مسئلہ کی خاطر باوجود ضعف ہونے کے کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت حضرت مولانا قاری محمد زریں صاحب نے حاصل کی۔ تلاوت کلام مجید کے بعد اسلام آباد کی عظیم دینی درس گاہ حضرت مولانا ظہور احمد علوی صاحب کے مدرسہ جامعہ محمودیہ کے طالب علم جناب محترم خالد محمود صاحب نے ہدیہ نعت رسول مقبول ؐ پیش کیا اور مجمع کو خوب گرمایا۔ نعت شریف کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

کانفرنس کا آغاز خطیب بے مثل آزاد کشمیر کے روح رواں حضرت مولانا مفتی خلیل الرحمن سے کیا گیا جنہوں نے اپنے نہایت ادیبانہ مفکرانہ اور خطیبانہ انداز میں مسئلہ ختم نبوت کو بیان کیا اور عوام الناس پر زور دیا کہ یہاں سے اٹھنے کے بعد ہر آدمی ختم نبوت کا محافظ، ختم نبوت کا سپاہی اور ختم نبوت کا چلتا پھرتا مبلغ ہونا چاہیے۔ اس کے بعد بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد سٹیج پر تشریف لائے اور مختصر وقت میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ہم میں سے ہر آدمی کو اس پروگرام میں شرکت کرنی چاہیے خواہ تقریر کا موقعہ ملے یا نہ ملے۔ یہاں آجانا ہی فائدہ سے خالی نہیں ہے جو یہاں اس مبارک مجلس میں آگیا وہ نواز دیا گیا۔ مرکزی قائدین کے خطاب سے قبل حرکتہ الجہاد والاسلامی، اسلام آباد کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا حسین احمد نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے مفصل خطاب کیا اور اپنی خداداد صلاحیت کو منظر عام پر لاتے ہوئے نہایت جامعیت اور عالمانہ انداز سے لوگوں کو اپنے خطاب سے بہرور فرمایا۔ مولانا نے مختلف انداز اور مختلف پہلوؤں سے مسئلہ ختم نبوت کو قرآن واحادیث کی روشنی میں واضح کیا۔

مولانا کی تقریر کے بعد حرکتہ المجاہدین کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم صاحب نے

خطاب اور مخصوص جہادی انداز میں لوگوں کے جذبات کو خوب گرمایا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ مولانا کی تقریر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم سٹیج پر تشریف لائے اور اپنے مخصوص انداز سے خطبہ پڑھا اور خطبہ کے بعد اپنے مخصوص انداز تکلم کے مطابق اپنی تقریر کا آغاز کیا اور جو لوگ غفلت اور لاپرواہی سے بیٹھے ہوئے تھے ان کو جگایا اور پھر مولانا نے مرزائیت اور قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرنا شروع کیا اور تقریباً ”پون گھنٹہ تک یہ پوسٹ مارٹم جاری رہا۔ اور اس دوران حضرت مولانا نے حکومت کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی اور قانون توہین رسالت پر روشنی ڈالی اور حکومت سے کہا کہ ہر چیز کے بارے میں نرم گوشہ اختیار کیا جا سکتا ہے مگر ناموس رسالت کے بارے میں کسی نرمی کی کوئی گنجائش نہیں مولانا نے کہا کہ اگر تم نے رنجیت سنگھ کا کردار ادا کیا اور اپنے آپ کو رنجیت سنگھ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی تو ہم تم کو رنجیت سنگھ بننے سے نہیں روکیں گے بلکہ پھر ہم غازی علم الدین کا کردار ادا کریں گے اور پھر ہم میں سے ہر ایک غازی علم الدین ثابت ہوگا۔ مولانا نے مزید کہا کہ آئے دن تم قانون توہین رسالت میں ترمیم کرنے کا سوچتے ہو تم پر کسی کا دباؤ ہو کسی کا زور ہو ہم اس کو قطعاً ”تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہر وہ طاقت جو قانون کی طرف بڑھے گی ختم کر دی جائے گی' ہر وہ ہاتھ جو اس قانون کی طرف بڑھے گا کاٹ دیا جائے گا' ہر وہ زبان جو قانون کی عصمت پر لب کشائی کرے گی نکال باہر کر دی جائے گی۔ بہرکیف اتنی بات یاد رکھو کہ اگر اس قانون میں ترمیم کا تم نے سوچا تو تمہارا انجام بہت خطرناک ہوگا۔

کانفرنس کے اختتام پر حضرت امیر مرکزیہ نے دعائے خیر کروائی اور اس کے ساتھ ہی اس عظیم سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اختتام ہوا۔ کانفرنس کی تیاریوں میں شب روز مصروف عمل رہنے والوں میں جناب آغا نفیس الدین آزاد' جناب مولانا جہانگیر' جناب علامہ اورنگ زیب اعوان' ملک نوید صاحب اور راقم نے حصہ لیا۔ مولانا نور محمد آصف بھی ہمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائیں۔ آمین

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر میں تعزیتی اجلاس

گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت نائب ناظم سید تحسین الاحد شاہ نے کی۔ اس اجلاس میں مولانا سعید احمد' مولانا محمد طیب فاروقی' حافظ محمد عمر فاروقی' مولانا جمشید احمد' مولانا محمد انور' حافظ دین محمد' محمد اقبال وارثی' محمد اقبال راحت' حفیظ اختر شاکر اور ناظم دفتر ذوالفقار علی نے شرکت کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے امیر اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے ایصال و ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔

ٹنڈو آدم میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) ٹنڈو آدم شہر شمع ختم نبوت کے پروانوں کا شہر ہے یہاں ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وشبان ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے۔ حسب سابق اس سال بھی ۱۰ جولائی ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز صبح گیارہ بجے ہوا۔ پہلی نشست میں حافظ محمد اکرم' حافظ محمد زاہد' حجازی صاحب' اور مولانا محمد طاہر مکی' اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب (حیدر آباد) اور مرکزی جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب نے خطابات کئے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہر مسلمان کی غیرت کا تقاضہ ہے کہ وہ نبی ﷺ کے بدترین دشمن گستاخ ٹولہ قادیانیت سے مکمل بائیکاٹ کرے۔ اگر مسلمان صرف اور صرف بائیکاٹ ہی کرلیں تو قادیانی یا تو مسلمان ہوجاہیں گے یا ملک چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

دوسری نشست کا آغاز بعد نماز جمعہ حافظ عبدالواحید رحمانی کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے رہنما جناب محمد اعظم قریشی صاحب نے نظم پیش کی۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب (کولارچی) نے فتنہ قادیانیت پر سیر حاصل خطاب کیا۔ ان کے بعد کانفرنس کے اسٹیج سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا ابو طلحہ راشد مدنی نے خطاب کیا اور انہوں نے کہا کہ موجودہ بدامنی لاقانونیت قتل وقتال در حقیقت خدا کا عذاب ہے۔ اس جرم میں کہ ہم فخر موجودات وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت وعزت وناموس سے چشم پوشی کررہے ہیں اور آپ کے دشمنوں سے نرمی کا برتاؤ کررہے ہیں۔

کانفرنس کی تیسری نشست بعد نماز عصر شروع ہوئی' جس میں حضرت مولانا عبدالقیوم عباسی نے سیرت النبی پر خطاب کیا اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب رحمانی نے سوال وجواب کی نشست میں مختلف سوالات کے جوابات دیئے اور قانون توہین رسالت پر عیسائی اور دیگر اسلام دشمن گروہوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

چوتھی اور آخری نشست عشاء کی نماز کے بعد چھتری چوک ٹنڈو آدم پر ہوئی۔ آغاز دارالعلوم ختم نبوت کے مدرس قاری شیر محمد بلوچ کی تلاوت قرآن سے ہوا' تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ

حضرت مولانا خان محمد جمالی نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہ یار کے رہنما مولانا محمد راشد صاحب' نوابشاہ کے رہنما مولانا محمد ارشد مدنی صاحب جامع مسجد کبیر حیدر آباد کے رہنما مولانا محمد امجد مدنی صاحب نے تقاریر کیں۔ ان کے بعد مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی خطاب کیا۔ حیدر آباد کے معروف خطیب قاری محمد کامران صاحب نے سیرت النبی کے عنوان پر قاری محمد حنیف ملتانی مرحوم کے انداز و آواز میں خطاب کر کے ایمان تازہ کر دیا۔ مولانا بشیر احمد صاحب مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (سکھر) نے تحریک ختم نبوت ۵۳ء ۷۴ء ۸۴ء کے حالات واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا بیان شروع ہوا۔ حضرت لدھیانوی صاحب نے عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت پر مفصل خطاب فرمایا۔ حضرت لدھیانوی صاحب کے بیان کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے سیرت النبی ﷺ پر تفصیلی خطاب فرمایا۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حضرت علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے علماء کرام' معززین شہر اور عوام الناس سمیت شبان ختم نبوت کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس میں تمام مقررین نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے قانون توہین رسالتؐ میں ترمیم یا تبدل کیا گیا تو سخت مزاحمت کی جائے گی اور مطالبہ کیا جائے گا کہ عیسائیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ اشتعال انگیزیوں سے باز آجائیں۔ حاضرین جلسہ نے تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالتؐ کے لئے علماء کرام قائدین تحریک ختم نبوت کی قیادت میں ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ اس طرح یہ کانفرنس رات ڈیڑھ بجے علامہ احمد میاں حمادی صاحب کی دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھاولنگر کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۹۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں تمام عہدیداروں نے پورے مذہبی جوش و خروش سے شرکت کی' اجلاس کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ حافظ محمد عمر فاروقی نے تلاوت فرمائی اس اجلاس کی صدارت مولانا سعید احمد نے کی۔ اس اجلاس میں درج ذیل امور پر اتفاق رائے ہوا۔

مولانا فیض احمد صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ قائم مقام امیر کی ذمہ داری نبھائیں۔ مولانا قطب

الدین رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ مورخہ ۱۲ جولائی بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام مرکزی جامع مسجد نادر شاہ بازار منعقد کیا جائے گا۔ شہر میں ہر حلقے کی سطح پر ایک باڈی تشکیل دی جائے گی۔ ہر ماہ کی پہلی اتوار کو ماہانہ اجلاس ہوا کرے گا۔ مولانا محمد طیب فاروقی ہفتہ میں تین دن درس قرآن مختلف مساجد میں دیا کریں گے اور اس پروگرام کو مولانا جمشید صاحب ناظم تبلیغ تشکیل دیا کریں گے۔ اجلاس میں مولانا قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ' مولانا بشیر احمد کی اہلیہ محترمہ اور مولانا عبدالعزیز جتوئی آف کوئٹہ کی والدہ محترمہ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ اس اجلاس میں مولانا سعید احمد' مولانا جمشید احمد' مولانا محمد انور' مولانا محمد طیب فاروقی' حافظ محمد عمر فاروقی' سید محسن' محمود اقبال راحت' حافظ دین محمد' محمد اقبال وارثی' اور ذوالفقار علی نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کا اہم اجلاس

مولانا سعید الدین شیرکوٹی' امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی دعوت پر علماء' خطباء اور معززین کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد قاسم علی خان میں زیر صدارت مولانا مفتی شہاب الدین کوکل زئی منعقد ہوا۔ جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور مرحوم کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

اس کے بعد اجلاس کی باقاعدہ کاروائی تلاوت کلام کریم سے شروع کی گئی۔ ناظم مجلس پشاور اور رکن مرکزی مجلس شوریٰ مولانا نورالحق صاحب نے صوبہ سرحد کے مختلف اطراف میں قادیانیوں کی ارتدادی اور خلاف اسلامی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے منگورہ' سوات' میں قادیانی مبلغ کرامت اللہ کی گرفتاری میں سوات میں اپنے ۱۵ روزہ قیام کی روئیداد اور حالات تفصیلاً" حاضرین کو بتائے۔ جس میں قادیانیوں کے خفیہ ارتدادی اڈا پر انتظامیہ کا کامیاب چھاپہ' قادیانی لٹریچر کی برآمدگی' قادیانی مبلغ کی گرفتاری اور اس کے خلاف باقاعدہ مقدمات کا اندراج اہل منگورہ اور سوات کی جرات ایمانی اور قادیانیت کے خلاف ان کے جذبات کی تفصیلات پیش کی گئیں۔ حاضرین اجلاس نے منگورہ سوات میں خصوصاً" اور صوبہ سرحد میں دیگر علاقہ جات میں عموماً" قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا۔ حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ وہ قادیانیوں پر ان کے غیر مسلم اقلیت کے قانون کو مکمل نافذ کریں۔ اور قادیانیوں کی اسلام کے خلاف سرگرمیوں کی مکمل روک تھام کرے۔ ورنہ صوبہ کے غیور مسلمان اپنی قوت بازو اور ایمانی جذبہ سے کام لے کر ناموس محمد عربی ﷺ کی حفاظت کا فریضہ ادا کریں گے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ علاقہ منگورہ سوات میں جہاں مکمل آبادی صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت سے متعلق ہے۔ وہاں قادیانیوں کا اپنے نام نہاد مربیوں کے ذریعے قادیانیت

پھیلانا ایک گہری سازش کے تحت ہے۔ اس سازش کو بے نقاب کیا جائے۔ اجلاس میں یہ بھی انتباہ کیا گیا کہ توہین رسالت قانون میں مجوزہ کسی بھی قسم کی ترمیم یا تنسیخ قبول نہیں کی جائے گی۔

پنجاب کے مختلف مدارس میں تربیتی کورس اور مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا خطاب

گذشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پنجاب کے مختلف دینی مدارس میں تربیتی کورس منعقد ہوئے۔ مولانا خدا بخش صاحب نے مدارس عربیہ کے طلباء سے خطاب کیا۔ گوجرانوالہ مدرسہ اشرف العلوم' جامعہ عربیہ' جامعہ اسلامیہ سلفیہ' خیرپور ٹامیوالی مدرسہ خیر العلوم بہاولپور' دارالعلوم مدنیہ' لودھراں مدرسہ سراج العلوم مندرجہ بالا مدارس عربیہ کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ آپ حضرات مدارس سے فارغ ہونے کے بعد دین کے مختلف شعبوں میں کام کریں گے اور کئی فتنوں کا سامنا آپ کو کرنا پڑے گا۔ ان میں منکرین ختم نبوت قادیانیت کا فتنہ سرفہرست ہے اور عقیدہ ختم نبوت دین کا اہم عقیدہ ہے۔ اگر کوئی شخص ختم نبوت کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسلامی حکومت یا خلفاء کے دور میں اگر کسی بدبخت نے یہ جرات کی تو مسلمان حکمرانوں نے اسے صفحہ ہستی سے مٹادیا۔ اس مسئلہ کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کے دلوں میں کوئی نرم گوشہ نہیں ۔ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کیا اور جھوٹے مدعی کو بھی اور اس کی فوج کو بھی قتل کرکے ثابت کیا کہ منکرین ختم نبوت کے لئے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور قرآن کے حفاظ اور قرآء صحابہ کرام ؓ کو شہید کرا کے ثابت کیا کہ مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ مولانا نے مسئلہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر بھی مفصل خطاب کیا۔ گوجرانوالہ میں محترم حافظ محمد ثاقب صاحب اور مولانا فقیراللہ اختر نے بھرپور تعاون کیا۔ ان حضرات کی محنت سے پروگرام کامیاب ہوئے۔ خیرپور مولانا ارشاد الحق صاحب' سید مظہر شاہ صاحب' مولانا نیاز محمد صاحب بہاولپور مدنیہ میں مفتی عطاالرحمٰن صاحب مولانا محمد اسحاق ساقی مولانا محمد زبیر صاحب لودھراں مدرسہ سراج العلوم کے صدر مدرس مولانا اللہ بخش صاحب شکریہ کے مستحق ہیں۔ جن کی کوششوں سے یہ پروگرام منعقد ہوئے۔

تبصرہ کتب

(ادارہ)

نام کتاب : فیوضات درخواستی مع مجربات درخواستی
مصنف : شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی
صفحات : ۲۶۰
قیمت : ۷۰ روپے
ملنے کا پتہ : جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ضلع رحیم یار خان

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ کے علوم کے وارث شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی نے اپنے گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر یہ کتاب تصوف پر ترتیب دی ہے۔ اس کے چار ابواب ہیں۔ باب اول میں تصوف کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ باب دوم میں چاروں سلاسل کے اسباق کو بیان کیا ہے۔ باب سوم میں مسنون دعائیں جو زندگی کے مخصوص اوقات وحالات میں پڑھی جاتی ہیں ان کو قلم بند کیا ہے۔ باب چہارم میں وظائف و عملیات اور (ضمیمہ میں) مجربات درخواستی کو قلم بند کیا ہے۔ کتاب اول سے آخر تک معلومات کا قابل قدر و قابل فخر ذخیرہ ہے۔ جس عنوان کو لیا جائے آسان زبان میں قرآن وسنت کے انبار لگادیئے ہیں۔ تصوف وسلوک کے شائقین حضرات کے لئے انمول تحفہ ہے۔

نام کتاب : انوار القرآن والحدیث
ترتیب : حضرت مولانا امداد اللہ درخواستی
صفحات : ۸۴
قیمت : ۳۰
ملنے کا پتہ : جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ضلع رحیم یار خان

حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی عرصہ سے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ کی طرز پر ترجمہ وتفسیر قرآن شعبان و رمضان المبارک میں پڑھاتے ہیں۔ ختم قرآن مجید کے موقعہ پر آپ نے آخری تین سورتوں کی تفسیر وتشریح پر جو کچھ آپ نے بیان فرمایا، مرتب نے اسے جمع کر دیا ہے۔ علمی ومعلوماتی دستاویز ہے۔ اہل ذوق فائدہ حاصل کریں۔

غدار وطن

غدار وطن غدار نبی ﷺ اس پاک وطن میں کیوں کر ہیں؟
میں پوچھتا ہوں یاران وطن یہ خار چمن میں کیوں کر ہیں؟

ناموس محمد ﷺ عربی پر ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خوں مانگا ہم وقت کا دامن بھر دیں گے

باطل نے بھی ہم کو جانا ہے ہم دار و رسن کے راہی ہیں
ہم موت سے لڑنا جانتے ہیں اس بات کی قسمیں کھائی ہیں

باطل کی نبوت باطل ہے یہ زہر ہے ابن آدم کو بھی
یہ ٹولہ ہے ابلیسوں کا کہہ دو سارے عالم کو

ہو قادیاں یا پھر ربوہ ہو میخانے ہیں افرنگ کے یہ
یوں ننگ شرافت کہئے انہیں اسلام کی راہ میں ننگ ہیں یہ

جمہور تقاضا کرتی ہے یہ کفر کی بستی ختم کرو
یہ جاسوسوں کا ڈیرہ ہے اس ڈیرے کو بھی ختم کرو

ورنہ پھر میدان میں ہیں سمجھو کہ کفن بردوش بھی ہیں
ہم ختم نبوت کے وارث اس راہ میں سرفروش بھی ہیں

تم سانپوں کے رکھوالے ہو کیوں دودھ پلاتے ہو ان کو
یہ پاک وطن کے دشمن ہیں تم دوست سمجھے ہو جن کو

ہمت تو کرو جانباز ذرہ یہ بیڑہ ڈوبنے والا ہے
تم دیکھتے ہو دجالوں کا اس دنیا میں منہ کالا ہے

جانباز مرزا مرحوم

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سوانح وافکار

ترتیب و تحقیق محمد اسماعیل شجاع آبادی

تحریک آزادی کے نامور مجاہد' تحریک ختم نبوت کے مشہور راہنما' پاکستان کے ایک بڑے خطیب شعلہ

بیان مقرر صاحب طرز انشاء پرداز کی سیرت وسوانح جس کی ترتیب و تبویب کیلئے سالہا سال محنت کی گئی

جس کا ایک ایک لفظ موتی' ایک ایک جملہ عطر بیز' دلنشین مواعظ وخطبات علم وادب تاریخ و ثقافت سے معمور مکتوبات ونگارشات ملک کے نامور علماء کرام مشائخ عظام' وکلاء' اصحاب قلم ادباء شعراء کے خیالات' عجیب وغریب واقعات' خوبصورت عنوانات

تقریباً نصف صدی کی سراپا جہد وعمل زندگی کی دستاویز' ایمان پرور' فکر انگیز داستان

آیئے پڑھیے اور اپنے ایمان کو جلا بخشئے

عمدہ کمپوزنگ' اعلیٰ طباعت' چار رنگا حسین سرورق' مضبوط جلد' ۴۰۰ صفحات قیمت صرف 150 روپے تاجروں اور جماعتی احباب کے لئے خصوصی رعایت رقم پیشگی منی آرڈر کریں وی پی پی ہر گز نہ ہوگی=

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ دفاتر سے اور قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122

دفتر ختم نبوت جامع مسجد عائشہ ۵ حسین سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور فون 5862404

دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

ربوہ کانفرنس اور رائیونڈ تبلیغی اجتماع کے موقع پر طلب فرمائیں

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؑ لانبی بعدی

ختمِ نبوت کانفرنس

سترھویں سالانہ ۱۷

مسلم کالونی (ربوہ) صدیق آباد

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز

ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۹۳۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۷۸۰۳۳۶	۲۱۲۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان